INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

جلد: ۲۸ | ۱۰ تا ۱۷ شوال ۱۴۳۰ھ مطابق یکم تا ۱۷ اکتوبر ۲۰۰۹ء | شمارہ: ۳۷

حرمین شریفین کی پکار!

قادیانیوں کو ن چھوڑ

لائقِ شرم اقدام

کلمات "صدق و عدل"

حرام مال کی نحوست

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO
WWW.LAULAK.INFO

مولانا سعید احمد جلال پوری

ایک لڑکی سے نکاح پر نکاح

فیضان مجیب، کراچی

س:...... میں نے اپنے ایک دوست کو غصے میں کہا کہ: "خدا کی قسم آج کے بعد ہماری بات ختم، آئندہ مجھ سے بات مت کرنا" اس کے بعد جب غصہ ٹھنڈا ہوا تو اس سے معافی مانگی اور جو قسم کھائی تھی میں وہ واپس لیتا ہوں اور دوبارہ بات چیت کا سلسلہ شروع کیا، کیا اس قسم کا کوئی کفارہ ادا کرنا ہوگا یا نہیں؟

ج:...... دس مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلائیں یا ۳۵ روپے کے حساب سے ۳۵۰ روپے کسی ایسے ادارہ میں جمع کرا دیں جہاں مسکینوں کو کھانا کھلایا جاتا ہو۔

س:...... میرے ایک دوست نے ایک لڑکی سے خفیہ نکاح کیا تھا، بعد میں حالات کے ساتھ اس کے گھر والے اس لڑکی کے ساتھ رشتے کے لئے مکان پر گئے اور نکاح دوبارہ ہوا جبکہ پہلے والا نکاح بھی قائم تھا۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ دو نکاح جائز ہیں یا نہیں؟

ج:...... جس کے ساتھ پہلے نکاح ہوا تھا اگر دوبارہ کسی مجبوری سے اس کے ساتھ ایجاب و قبول کر کے نکاح کرنا پڑے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

اس ملازمت سے الگ ہو جائیں

عمران عاصم، امریکا

س:...... میں امریکا کے ایک ہوٹل میں ملازمت کرتا ہوں، میرا کام مہمانوں کو روم رینٹ کرنے کا ہے، اس ہوٹل میں مختلف قسم کے لوگ آتے ہیں، اکثر لڑکے لڑکیاں بھی ٹھہرتے ہیں اور وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں۔ مجھے معلوم کرنا ہے کہ ایسی جگہ ملازمت کرنا کیسا ہے اور کیا میری کمائی حلال میں شمار ہوگی یا نہیں؟

ج:...... اگر اس ہوٹل کی زیادہ تر آمدنی حلال کی ہو تو شاید آپ کی تنخواہ حلال ہوگی، مگر چونکہ آپ کا شعبہ بدکاری اور زناکاری کی سہولت میسر کرنے سے متعلق ہے، اس لئے آپ کو اس جگہوں کے اس شعبہ سے فوراً الگ ہونا چاہئے۔ آپ کوشش کریں اور اللہ سے توبہ کریں انشاء اللہ آپ کو باعزت وحلال روزگار مل جائے گا، ایسی جگہوں پر کام کرنے والے عام طور پر ایسی غلاظتوں میں دھنس جاتے ہیں۔

وظیفہ کی اجازت

حارث خان، کراچی

س:...... کیا کوئی وظیفہ یا دعا پڑھنے سے پہلے کسی عالم دین سے اجازت لینی ضروری ہے؟

ج:...... جی ہاں! فائدہ اسی وقت ہوتا ہے جب کسی سے اجازت لی جائے۔

س:...... اگر تین سال تک بیوی سے ازدواجی سلسلہ قائم نہ ہو تو کیا نکاح ٹوٹ جاتا ہے؟

ج:...... نہیں! نکاح نہیں ٹوٹتا۔

وراثت کی تقسیم میں تاخیر کرنا

صبور خان، پشاور

س:...... میں گزشتہ ۳۰ سال سے سعودی عرب میں ملازمت کرتا رہا ہوں۔ وہاں کام کے دوران تمام پیسہ والدین کو بھیج دیتا تھا، اپنے لئے کچھ نہیں بنایا، اب میری ملازمت ختم ہو گئی ہے اور میرا اپنا ذاتی گھر بھی نہیں ہے۔ میرے چار بھائی اپنے بیوی بچوں کے ساتھ بھی اسی گھر میں رہتے ہیں جو میں نے اپنے پیسوں سے بنایا ہے، لیکن اس گھر میں میرے لئے کوئی جگہ نہیں ہے، میں کرائے کے گھر میں رہتا ہوں، والد صاحب کے چھوڑے ہوئے ترکے پر بھی بھائی قابض ہیں، سب اپنے گھر میں سکون کی زندگی گزار رہے ہیں جبکہ میں اپنے بیوی بچوں کی جائز ضرورتوں تک کو پورا کرنے کے لائق نہیں ہوں۔ میرا سوال یہ ہے کہ والد صاحب کے انتقال کے بعد وارثوں میں جائیداد کی تقسیم کب ہونا چاہئے یا اس میں جلدی کرنا چاہئے یا کوئی شخص کسی کے حق پر قبضہ کر لے اور یہ کہے کہ میری اپنی جب چاہے گا حصہ دوں گا۔ اس بارے میں کیا حکم ہے؟

ج:...... کسی کے انتقال کے فوراً بعد ہی وراثت تقسیم کرنا چاہئے کیونکہ میت کے مرنے کے فوراً بعد وہ جائیداد اس کے وارثوں کی ہو جاتی ہے، لہٰذا جو لوگ میت کی وراثت پر قبضہ کر کے بیٹھ جاتے ہیں وہ دراصل حقوق العباد پر قابض ہیں۔ آج نہیں تو کل قیامت کے دن ان کو ذرہ ذرہ اور پائی پائی کا حساب دینا ہوگا، آپ کے بھائیوں کو چاہئے کہ وہ وراثت فوراً تقسیم کر کے سب وارثوں کو ان کا حصہ دے دیں اور اپنی قبر کالی نہ کریں۔

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.NET WWW.LAULAK.INFO

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
مؤسس

مجلس ادارت

مولانا سعید احمد جلالپوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۲۸ ۱۰ تا ۱۷ شوال ۱۴۳۰ھ مطابق یکم تا ۷ اکتوبر ۲۰۰۹ء شمارہ:۳۷

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادی
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھری
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اختر
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیات
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھری
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمن
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینی
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خان

اس شمارے میں!

قادیانیوں کا نیا حربہ... لائق شرم اقدام	۵	مولانا سعید احمد جلال پوری
حسین شریعتین کی پکار!	۹	جناب ابوفراز صاحب
ڈاکٹر الطاف حسین کے نام کھلا خط؟	۱۳	مولانا اللہ وسایا مدظلہ
مرزا قادیانی کے بیوی بچے اور (آخری قسط)	۱۷	مولانا محمد یوسف لدھیانوی
حرام مال کی نحوست اور تباہ کاری	۱۹	حضرت مولانا عبدالواحد
خبروں پر ایک نظر!	۲۱	ادارہ
کلمات صدق وعدل	۲۲	شیخ التحریر مولانا [illegible]

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش
محمد ارشد خرم محمد فیصل عرفان خان

زر تعاون بیرون ملک
امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۴۵ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک
فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ ۴۵۰ روپے
چیک - ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363-[illegible]
نمبر 927-2 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۲۷۸۰۳۳۷، ۴۲۳۴۴۷۶ فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:2780337, 4234476 Fax:2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road Multan
Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

دنیا سے بے رغبتی

مصائب پر صبر کرنا

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو دُنیا میں ہی اس کو فوری سزا دے دیتے ہیں، اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ شر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کے گناہ کی سزا مؤخر کردیتے ہیں، یہاں تک کہ قیامت کے دن اس کی پوری سزا دیں گے۔

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: بندے کو جتنا بڑا ابتلا پیش آئے، اتنی ہی بڑی جزا اس کو ملتی ہے، اور بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت فرماتے ہیں تو اسے (مصائب و آلام سے) آزماتے ہیں، پس جو شخص (ہر حالت میں اللہ تعالیٰ سے) راضی رہا، اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے، اور جو شخص ناراض ہوا، اس کے لئے ناراضی ہے۔“

(ترمذی ج:۲ ص:۶۲)

اس حدیث میں دو مضمون ارشاد ہوئے ہیں، ایک یہ کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کی غلطیوں اور کوتاہیوں کی سزا دُنیا ہی میں دے دیتے ہیں، اس کی سزا کو آخرت پر نہیں اُٹھا رکھتے، بلکہ مختلف مصائب و آلام میں اس کو مبتلا کرکے پاک و صاف کردیتے ہیں، چنانچہ اگر اس کے کانٹا بھی چبھتا ہے، وہ بھی اس کے گناہوں کا کفارہ ہوجاتا ہے، اور اگر لکھنے والے کے ہاتھ سے قلم گر جاتا ہے، تو وہ بھی اس کے لئے کفارہ بن جاتا ہے۔ اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں، ایک یہ کہ کسی بندۂ مؤمن کو کوئی تکلیف یا صدمہ یا پریشانی پیش آئے اسے اپنے گناہوں کا خمیازہ سمجھنا چاہئے۔ دُوسری یہ کہ بندۂ مؤمن کا مصائب و آلام میں مبتلا ہونا اس کے مردود ہونے کی علامت نہیں، بلکہ اس کے ساتھ حق تعالیٰ شانہٗ کا لطف و انعام ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ نے اس کے گناہوں کے کفارے کا دُنیا ہی میں انتظام فرمادیا۔

اس کے برعکس جس بندے کے ساتھ شر کا ارادہ فرماتے ہیں، اسے گناہوں کے باوجود ڈھیل اور مہلت دیتے ہیں، وہ احمق یہ سمجھتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں بہت معزز ہے، حالانکہ اس کے ساتھ مکر و استدراج کا معاملہ ہو رہا ہے کہ اس کی معصیتوں اور نافرمانیوں کے باوجود اسے ڈھیل دی جارہی ہے، اور قیامت کے دن جب بارگاہِ خداوندی میں پیش ہوگا، اسے اس کی بدعملیوں کا پورا بدلہ چکا دیا جائے گا، اِلَّا یہ کہ حق تعالیٰ شانہٗ محض اپنے فضل و احسان سے عفو و درگزر کا معاملہ فرمائیں۔

اس حدیثِ پاک سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کبھی حق تعالیٰ شانہٗ کا لطف، قہر کی شکل میں ہوتا ہے، اور کبھی قہر، لطف کی شکل میں، اس نکتے کو حضرات عارفین خوب سمجھتے ہیں، ورنہ عام لوگوں کی نظر اس تک نہیں جاتی۔ حق تعالیٰ شانہٗ اس ناکارہ کے ساتھ بھی لطف و کرم کا معاملہ فرمائیں اور اپنے غضب و قہر سے پناہ عطا فرمائیں، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ، وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ، لَآ اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ۔

دُوسرا مضمون اس حدیثِ پاک میں یہ ارشاد ہوا ہے کہ بندے کو حق تعالیٰ شانہٗ کی طرف سے جس قدر زیادہ ابتلا پیش آئے اسی قدر وہ حق تعالیٰ شانہٗ کے ہاں اجر و ثواب کا مستحق ہے، پس جب اللہ تعالیٰ کسی قوم سے محبت فرماتے ہیں، اسے مختلف تکالیف و مصائب سے آزماتے ہیں، جن سے ان کی غلطیوں اور کوتاہیوں کا سارا میل کچیل دُور ہوجاتا ہے۔ حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا تھا کہ: بیٹا! سونے چاندی کو آگ کی بھٹی میں ڈال کر صاف کیا جاتا ہے، پس جو بندہ ان تکالیف اور آزمائشوں پر، جو محض من جانب اللہ پیش آتی ہیں، راضی رہے اور کوئی حرفِ شکایت زبان پر نہ لائے، بلکہ یوں سمجھے کہ مجھے جو کچھ پیش آرہا ہے یہ سب کچھ کریم آقا کی جانب سے میرے نفع کے لئے ہے، ایسے بندے کے لئے حق تعالیٰ شانہٗ کی رضامندی لکھ دی جاتی ہے: ”اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا، اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوئے“ اور جو شخص ان مصائب و آلام پر راضی برضا نہ رہے، بلکہ اس کے دل میں حق تعالیٰ شانہٗ کی طرف سے تنگی اور کڑھن پیدا ہوجائے، وہ اپنی حماقت سے حق تعالیٰ کی ناراضی کا مستوجب ہوجاتا ہے، نعوذ باللہ من ذلک!

ایک حدیثِ قدسی ہے کہ:

”مَنْ لَّمْ یَرْضَ بِقَضَائِیْ وَلَمْ یَقْنَعْ بِعَطَائِیْ فَلْیَطْلُبْ رَبًّا سِوَائِیْ۔“

ترجمہ:... ”جو شخص میری قضا پر راضی نہیں اور میری عطا پر قانع نہیں اسے چاہئے کہ میرے سوا کوئی اور رب ڈھونڈ لے۔“

”اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی کی تکلیف نہیں دیکھی۔“ (ترمذی ج:۲ ص:۶۲)

(جاری ہے)

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO
WWW.LAULAK.INFO

اداریہ

مولانا سعید احمد جلال پوری

قادیانیوں کو حج کوٹہ!

لائق شرم اقدام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

مرزائیت اور قادیانیت، اسلام، پیغمبر اسلام اور شعائر اسلام سے بغاوت کا دوسرا نام ہے بلکہ قادیانی دین ومذہب کی بنیاد اسلام اور پیغمبر اسلام کی توہین پر قائم ہے، اس لئے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے عمارت اسلام کو منہدم کر کے اس پر اپنے دین ومذہب کی بنیاد استوار کی ہے، اس لئے یہ کہنا بجا ہے کہ اگر مرزا غلام احمد قادیانی کو قرآن، حدیث اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین ومذہب یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت پر ایمان ہوتا تو وہ دعویٰ نبوت ہی کیوں کرتا؟

لہٰذا مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ نبوت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین ومذہب کی تکذیب کے مترادف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مرزا ملعون نے نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں اپنے آپ کو نبی ورسول باور کرایا، قرآن کے مقابلہ میں اپنی نام نہاد وحی کے مجموعہ کو تذکرہ (قرآن) کا نام دیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات ؓ کے مقابلہ میں اپنی بیوی کو ام المومنین، نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثار صحابہ ؓ کی جگہ اپنے اوپر ایمان لانے والوں کو صحابی، قبلہ اول مسجد اقصیٰ کے مقابلہ میں اپنی مسجد ضرار کو مسجد اقصیٰ کا نام دیا اور مکہ مکرمہ کی جگہ اپنے ملعون شہر قادیان کی بستی کو مکہ مکرمہ کا درجہ دیا، بلکہ اس سے بڑھ کر اور افضل قرار دیتے ہوئے کہا کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی چھاتیوں کا دودھ خشک ہو چکا ہے۔

لیجئے مرزا ملعون کی جانب سے مسجد اقصیٰ، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی توہین آمیز ہرزہ سرائی ملاحظہ ہو:

ا:...... ’’مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے۔ جس کی نسبت براہین احمدیہ میں خدا کا کلام یہ ہے:

’’مبارک و مبارک و کل امر مبارک یجعل فیہ ‘‘ اور یہ مبارک کا لفظ جو بصیغہ مفعول اور فاعل واقع ہوا۔ قرآن شریف کی آیت ’’بارکنا حولہ ‘‘ کے مطابق ہے۔ پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

’’سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ الذی بارکنا حولہ۔‘‘

(خطبہ الہامیہ حاشیہ ص:۲۱، مندرجہ روحانی خزائن ج:۱۶، ص:۲۱، از مرزا غلام احمد قادیانی)

۲:......’’لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں، مگر اس جگہ (قادیان میں آنا... ناقل) نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے اور غافل رہنے میں نقصان اور خطر، کیونکہ سلسلہ آسمانی ہے اور حکم ربانی۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام،ص:۳۵۲،مندرجہ روحانی خزائن ج:۵،ص:۳۵۲ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

(درثمین،ص:۵۲ از مرزا غلام احمد قادیانی)

۳:......’’حضرت مسیح موعود نے اس کے متعلق بڑا زور دیا ہے اور فرمایا ہے کہ جو بار بار یہاں نہیں آتے، مجھے ان کے ایمان کا خطرہ ہے، پس جو قادیان سے تعلق نہیں رکھے گا، وہ کاٹا جائے گا، تم ڈرو کہ تم میں سے نہ کوئی کاٹا جائے، پھر یہ تازہ دودھ کب تک رہے گا؟ آخر ماؤں کا دودھ بھی سوکھ جایا کرتا ہے، کیا مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے یہ دودھ سوکھ گیا کہ نہیں۔‘‘

(حقیقۃ الرؤیا،ص:۴۶ از مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی)

صرف یہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ذات عالی پر افترا باندھتے ہوئے مرزا لکھتا ہے کہ نعوذ باللہ قرآن شریف میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے ساتھ ساتھ قادیان کا نام بھی موجود ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم بھی قادیان میں نازل فرمایا تھا، لیجئے اس کی یہ افترا پردازی بھی ملاحظہ ہو:

’’اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم میرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر با آواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ ’’انا انزلنه قريباً من القاديان ‘‘ تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے، تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ پر شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے: مکہ اور مدینہ اور قادیان۔‘‘

(ازالہ اوہام (حاشیہ) حصہ اول ص:۴۰ مندرجہ روحانی خزائن ج:۳،ص:۱۴۰ از مرزا غلام احمد قادیانی)

ان تصریحات سے روز روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ناپاک ذریت کو مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، قبلہ اول بیت المقدس اور مسجد اقصیٰ سے کوئی دلچسپی نہیں، کیونکہ ان کا مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ اور ان کی مسجد اقصیٰ ہندوستان کی ملعون بستی قادیان میں موجود ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی ساری زندگی حج بیت اللہ کو نہیں گیا، اور جاتا بھی کیسے؟ کیونکہ اس نے اپنی امت کو یہ باور کرا رکھا تھا کہ قادیان یاترا حج سے کہیں بڑھ کر ہے اور حرمین کی چھاتیوں کا دودھ خشک ہو چکا ہے، اب انہیں جو کچھ ملے گا قادیان کی بستی سے ہی ملے گا۔

بایں ہمہ کسی قادیانی کا حرمین شریفین، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جانا، ظاہر ہے کسی عقیدت و محبت یا حصول ثواب کی نیت سے نہیں ہو سکتا، لہٰذا اگر کوئی قادیانی اس کے باوجود بھی حرمین شریفین کا رخ کرتا ہے یا وہاں جانے کی کوشش کرتا ہے تو اس کے مقاصد کچھ اور ہوں گے اور وہ یہ کہ قادیانی چونکہ استعمار کے گماشتے ہیں، اس لئے وہ اگر حرمین شریفین جائیں گے تو محض اس لئے کہ استعمار کی جاسوسی کا فریضہ انجام دیں یا پھر اپنی ناپاک ارتدادی تحریک سے حرمین کی ارض مقدس کو آلودہ کریں۔ بنابریں قادیانی شرعاً، قانوناً اور اخلاقاً حرمین نہیں جا سکتے، کیونکہ حرمین شریفین میں کفار، مشرکین، مرتدین کے داخلہ پر پابندی ہے۔

چنانچہ جب سے قادیانیوں کو آئینی طور پر ملت اسلامیہ کے جسد سے کاٹ کر الگ کر دیا گیا ہے اور انہیں غیر مسلموں کی فہرست میں شامل کیا گیا، اس وقت سے ان کے حرمین کے داخلہ پر پابندی عائد تھی، مگر افسوس! کہ ہماری روشن خیال حکومت اور اس کے بزرجمہر مذہبی وزیر نے اس سب کے باوجود قادیانیوں کو حج کا کوٹہ دے کران کے حرمین کے داخلہ کے جواز کا فتویٰ صادر فرمادیا ہے، لیجئے اس سلسلہ کی شرمناک فیصلہ کی خبر ملاحظہ ہو:

"کراچی (اسٹاف رپورٹر) وفاقی وزارت حج و مذہبی امور نے پشاور سے تعلق رکھنے والے قادیانی راہنما و سابق رکن پارلیمنٹ کو حج کوٹہ جاری کر دیا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ مذکورہ سابق رکن پارلیمنٹ ملک قسیم الدین خالد موٹو ٹریول نامی ٹریول ایجنسی کے مالک ہیں جو وفاقی وزارت حج سے نہ صرف رجسٹرڈ ہے بلکہ گزشتہ چند برسوں سے اس کمپنی کو ہر سال حج کوٹہ بھی باقاعدگی سے جاری کیا جارہا ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ گزشتہ برس مذکورہ کمپنی کو وزارت حج نے ۸۰ حاجیوں کا کوٹہ جاری کیا تھا جبکہ اس سال ان کے کوٹے میں اضافہ کرکے ۱۲۰ حاجی کر دیا گیا ہے، جبکہ قوانین کے مطابق کسی غیر مسلم کو حج آرگنائزر کی حیثیت کا لائسنس جاری نہیں کیا جاسکتا۔ ذرائع نے بتایا کہ چند برس قبل جب موٹو ٹریول ایجنسی کو وزارت حج نے حج کوٹے کے لئے رجسٹرڈ کیا تھا اس وقت بھی قسیم الدین خالد کے حوالے سے اعتراض اٹھایا گیا تھا کہ وزارت حج نے ایک غیر مسلم پاکستانی کو حج کوٹہ کیوں جاری کیا۔ بعدازاں کمپنی کے مالکان نے معاملے کو دبانے کے لئے کمپنی کے ہی ایک آدمی جبار کو چیف ایگزیکٹو ظاہر کرکے معاملہ ٹھنڈا کر دیا تھا۔ ذرائع نے بتایا کہ قسیم الدین خالد موٹو ٹریول ایجنسی کے فارم ۲۹ میں دوبارہ چیف ایگزیکٹو کی حیثیت سے شامل ہو چکے ہیں، جبکہ جبار نامی شخص کا نام کمپنی کے دیگر ارکان میں شامل ہے۔ واضح رہے کہ قسیم الدین خالد ۱۹۹۰ء کے انتخابات میں پشاور سے اقلیتی رکن پارلیمنٹ کی حیثیت سے منتخب ہوئے تھے، جبکہ الیکشن کمیشن کی جانب سے اس وقت جاری کردہ نوٹیفکیشن میں قسیم الدین خالد کو قادیانیوں کا منتخب نمائندہ قرار دیا گیا تھا۔ یاد رہے کہ سعودی حکومت نے قادیانیوں کے سعودی عرب میں داخلے پر پابندی عائد کر رکھی ہے جبکہ پاکستان میں جب مشین ریڈ ایبل پاسپورٹ متعارف کرایا گیا تو مذہب کا خانہ ختم کرنے پر بھی سعودی حکومت نے اعتراض کیا تھا جبکہ پاکستان کے علماء اور مذہبی جماعتوں نے بھرپور احتجاج کیا تھا۔ بعدازاں حکومت نے پاکستانی پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ نمایاں طور پر شامل کر دیا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ وزارت حج کی جانب سے ایک قادیانی شخص کی ٹریول کمپنی کو حج کوٹہ جاری ہونے سے اس بات کا خدشہ بھی موجود ہے کہ مذکورہ کمپنی کے پلیٹ فارم سے قادیانیوں کو مسلمانوں کے روپ میں حج پر روانہ کیا جاسکتا ہے۔ واضح رہے کہ بھارت میں بھی کسی غیر مسلم شہری کی ٹریول ایجنسی کو حج کوٹہ جاری نہیں کیا جاتا اور نہ ہی وہاں غیر مسلم فرد کو حج کے حوالے سے کسی قسم کے انتظامی امور انجام دینے کی اجازت ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما مولانا خواجہ خان محمد نے حکومت کی جانب سے قادیانی سابق رکن پارلیمنٹ کو حج کوٹہ جاری کرنے کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے آئین و قانون کی خلاف ورزی قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ بعض اسلام دشمن عناصر حکومت کا حصہ ہیں اور وفاقی وزارت مذہبی امور کے حکام کو اس گہری سازش کا نوٹس لیتے ہوئے فوری طور پر قادیانی ٹریول کمپنی کا کوٹہ منسوخ کرنا چاہئے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ مذکورہ ٹریول کمپنی کا مکمل بائیکاٹ کریں......"

(روزنامہ امت کراچی، ۲۹/اگست ۲۰۰۹ء)

کیا کہا جائے یہ سب کچھ لاعلمی میں ہوا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں! اس لئے کہ ملک قسیم الدین خالد اپنے حلقہ کا مشہور و معروف آدمی ہے اور وہ اس سے قبل قومی اسمبلی کا ممبر بھی رہ چکا ہے، پھر وہ ایک عرصہ سے موٹو نام کی ٹریول ایجنسی بھی چلا رہا ہے، اس کے باوجود اس کی دینی، مذہبی حیثیت سے لاعلمی کا دعویٰ کرنا یا

تو تجاہل عارفانہ ہے یا پھر باغیرت مسلمانوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے مترادف ہے۔

ایسے بدنہاد قادیانی کو حج کو نہ دے کر اس کے لئے حرمین کے داخلہ کا جواز فراہم کرنا اور اس کے ذریعے بیسیوں اسلام دشمن عناصر کو حج کے نام پر ارض مقدس کو ناپاک کرنے کی ناپاک سعی کرنا قرآن وسنت سے بغاوت کے مترادف نہیں؟ کیا کہا جائے کہ کسی قادیانی کو حرمین شریفین کے داخلہ کا جواز فراہم کرنے والے اسلام دوست ہیں یا اسلام دشمن؟ کیا ایسے لوگ اس قابل ہیں کہ ان کو وزارت مذہبی امور کا قلمدان سپرد کیا جائے جو باغیان اسلام کو حرمین کی عزت وحرمت پامال کرنے کا لائسنس دیتے ہوں؟ کیا کوئی مسلمان اس کو برداشت کرسکتا ہے کہ اس کے جیتے جی کوئی کتا یا خنزیر مسجد نبوی یا مسجد حرام میں داخل ہو کر اس کو ناپاک کرے؟

یا کوئی قادیانی ان مقامات مقدسہ میں داخل ہو کر اپنی ارتدادی تحریک کو پروان چڑھائے یا وہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کی جاسوسی کریں اور ان کے راز اپنے آقاؤں تک پہنچائیں۔ اگر جواب نفی میں ہے اور یقیناً نفی میں ہے تو مسلمانوں کا فرض بنتا ہے کہ اس ناپاک اقدام اور گھناؤنی سازش کا نوٹس لیتے ہوئے بھرپور احتجاج کریں اور ایسے موذیوں کو کیفر کردار تک پہنچائیں۔

اسی طرح ہم حکومت پاکستان سے بھی درخواست کریں گے کہ اس سازش کا کھوج لگائیں کہ ایسے کون سے اسلام دشمن ان کی صفوں میں گھس آئے ہیں جو نہ صرف آئین پاکستان کی دھجیاں بکھیر رہے ہیں، بلکہ قرآن وسنت، دین وملت اور پوری اسلامی برادری کے متفقہ فیصلہ کے خلاف قادیانیوں کو مسلمان باور کرانے کی ناپاک اور گھناؤنی سازش میں مصروف ہیں اور وہ اپنے دنیادی مفادات یا دو پیسے کی لالچ میں حرمین کی عزت وحرمت پامال کرنے کی جسارت کرنا چاہتے ہیں، اگر مسلمانوں نے اس موقع پر خاموشی اختیار کی تو وہ عنداللہ اور عندالناس مجرم ہوں گے اور کل قیامت کے دن ان کا گریبان ہوگا اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ ہوگا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

حج، اعتکاف، زکوٰۃ اور قرآن

”ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے حج نہیں کیا، اعتکاف نہیں کیا، زکوٰۃ نہیں دی، تسبیح نہیں رکھی.... اور زکوٰۃ اس لئے نہیں دی کہ آپ کبھی صاحب نصاب نہیں ہوئے، البتہ حضرت والدہ صاحبہ زیور پر زکوٰۃ دیتی رہی ہیں اور تسبیح اور رسمی وظائف وغیرہ کے آپ قائل ہی نہ تھے۔“ (سیرۃ المہدی، ج:سوم ص:۱۱۹، از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

”ہم کہتے ہیں کہ قرآن کہاں موجود ہے؟ اگر قرآن موجود ہوتا تو کسی کے آنے کی کیا ضرورت تھی۔ مشکل تو یہی ہے کہ قرآن دنیا سے اٹھ گیا ہے، اسی لئے تو ضرورت پیش آئی کہ محمد رسول اللہ (مرزا قادیانی) کو بروزی طور پر دوبارہ دنیا میں مبعوث کرکے آپ پر قرآن شریف اتارا جاوے۔“

(کلمۃ الفصل ص:۱۷۳، از صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

حرمین شریفین کی پکار!!

جناب ابوفراز صاحب

کسی نے اللہ والے سے پوچھا کہ حضرت میں اتنا اتنا ذکر الٰہی کرتا ہوں مگر معلوم نہیں کہ عند اللہ مقبول بھی ہے یا نہیں۔ اللہ والے نے فرمایا: اگر تمہارا ایک بار کا سبحان اللہ کہنا کسی بھی درجہ میں قبول نہ ہوتو تم دوسری دفعہ اسے ادا ہی نہیں کرسکتے اور اگر ایک دفعہ سبحان اللہ کہنے کے بعد تم نے سبحان اللہ، الحمدللہ کہہ دیا تو سمجھ لو کریم آقا کی طرف سے اجر کے ساتھ ساتھ تمہیں انعام سے بھی نواز دیا گیا ہے۔ اسی طرح جتنی عبادات اور نیکیوں کی توفیق بڑھتی جائے، سمجھ لو کہ رحیم وکریم آقا کی طرف سے انعام واکرام کی بارش برس رہی ہے، اس وقت سراپا شکر بن جاؤ اور اگر کمی محسوس کروتو فوراً توبہ و استغفار کی طرف متوجہ ہوجاؤ اور شیطان اور اپنے نفس سے اللہ کی پناہ مانگتے رہو۔ کاش ہمیں اس کا ادراک ہوجائے اور ساتھ ہی اپنی اصلاح کی فکر بھی دامن گیر ہوجائے' آمین۔

الحمدللہ! کچھ ایسا ہی فضل اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس سیاہ کار کو بھی عطا ہوا۔ مخصوص حالات کے زیر اثر دل میں عمرہ اور زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شدت سے داعیہ پیدا ہوا، ۲؍اپریل ۲۰۰۹ء کو سفر شروع ہوا، کئی سال بعد بیت اللہ کی حاضری نصیب ہوئی، اس وقت مطاف اتنا وسیع نہیں تھا بعد میں ضرورت کے مطابق اس میں توسیع ہوتی رہی اور اب اس کی حد آخر تک یعنی مسجد حرام تک بڑھائی جاچکی ہے۔ پہلے مطاف کی جگہ کم تھی مگر طواف کرنے والوں کی اکثریت اس حقیقت سے آگاہ ہوتی تھی کہ اصل کعبہ زمین کعبہ ہے اور عمارت کعبہ شکل کعبہ ہے جو کعبہ کا ظاہر ہے، اس کا باطن حقیقت کعبہ ہے یعنی یہ تجلی گاہ ربانی ہے اللہ تعالیٰ نے اسے ''بیتی'' یعنی میرا گھر قرار دیا، اس لئے طواف کا مقصود خانہ کعبہ نہیں، بلکہ صاحب خانہ ہے۔ خانہ تو محض درمیان میں ایک بہانہ ہے اسی لئے بحالت طواف اگرچہ گھومتے کعبہ کے گرد ہیں مگر کعبہ کی طرف رخ کرنا منع ہے اس وقت طواف کا لطف ہی کچھ اور تھا پھر وقت کے ساتھ طواف کرنے والوں کا ہجوم تو بڑھتا گیا مگر ہمارے شعور میں کمی آتی گئی، چنانچہ اب موبائل فون پر باتیں بھی ہورہی ہیں اور طواف بھی جاری ہے، اپنے جاننے والوں کو اطلاع دی جارہی ہے کہ میں اس وقت طواف کررہا ہوں اور تمہارے لئے دعا بھی کررہا ہوں۔ یا دو چار آدمی مل کر دنیوی باتیں بھی کرتے جارہے ہیں اور موبائل فون سے طواف کے دوران فلم بھی بن رہی ہے، بڑے بڑے گروپ جن میں جوان عورتیں بھی شامل ہیں ریوڑ کی شکل میں مردوں کو چیرتی ہوئی حجر اسود کو بوسہ دینے یا حطیم میں نوافل ادا کرنے ایک قطار کی شکل میں اس طرح گذرتے ہیں کہ طواف میں رکاوٹ پیدا ہوجاتی ہے، بے پردہ بلکہ نامناسب لباس میں ملبوس صرف ہمارے ہی ملک کے ایک خطہ کی عورتیں زیادہ نظر آتی ہیں، بعض کے آگے تو ہاتھ جوڑ کر کہنا پڑا کہ ہزاروں روپے خرچ کرکے یہاں پہنچی ہوتو کچھ پیسے خرچ کرکے برقع بھی خرید لو۔ غرض یہ بے حسی اور بدنظمی جو ہماری زندگیوں میں رچ بس چکی ہے' بیت اللہ کے سامنے بھی بکثرت نظر آنے لگی ہے، حجر اسود بزبان حال ہمیں تنبیہ کررہا ہوتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کا کمپیوٹر سمجھو، روز محشر جب مجھے لایا جائے گا تو میرے دو ہونٹ اور ایک زبان ہوگی اور میں اپنا استلام کرنے والوں کی صحیح صحیح گواہی دوں گا، جبل ابی قبیس خط ارضی پر نمودار ہونے والا سب سے پہلا پہاڑ ہے، ایک قول کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام وحضرت حوا علیہا السلام اور حضرت شیث علیہ السلام کی قبریں اسی پر ہیں یہی وہ پہاڑ ہے جس نے طوفان نوح علیہ السلام سے لے کر دور ابراہیمی تک حجر اسود کی امانت کو سینے سے لگائے رکھا تھا جس کی وجہ سے اسے جبل امین بھی کہا گیا، اس کے بارے میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اس پر جو دعا مانگی جاتی ہے قبول ہوتی ہے چند برس قبل تک صدیوں سے قائم اس پر ایک مسجد ہوا کرتی تھی جسے مسجد ابراہیم' مسجد بلال یا مسجد ہلال کہا جاتا تھا، یوں سمجھئے کہ صفا سے مروہ جاتے ہوئے مروہ سے پہلے اپنے ہاتھ پر بلند وبالا عمارتوں کا سلسلہ نظر آئے گا اور ان کے نیچے بلند وبالا فصیل ہے..... جبل ابی قبیس اسی میں محبوس ہے۔

رکن یمانی سے رکن حجر اسود کے درمیان ہزاروں ملائکہ جو صرف اس لئے مقرر ہیں کہ ہر دعا کرنے والے کی دعا پر آمین کہیں وہ ہمیں خبردار

کرتے محسوس ہوتے ہیں کہ جس طرح تم نے یہاں رب کعبہ سے تعلق جوڑ رکھا ہے اپنے مقام پر بھی اس تعلق کو قائم رکھنا۔ مخلوق سے پھر ایسا تعلق قائم نہ کرلینا، مال و دولت کو اپنا رب نہ بنالینا۔ پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز کے بعد دعا مانگتے ہوئے یوں محسوس ہوا جیسے مقام ابراہیم ہم سے کہہ رہا ہے کہ تمہارے دادا حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ بھی یہیں قبول ہوئی تھی اور جبل رحمت پر انہیں حضرت حوا علیہا السلام سے ملوادیا گیا تھا۔ تمہاری توبہ بھی انشاء اللہ رد نہ کی جائے گی، مگر یہ عہد کرکے جانا کہ توبہ قبول کرنے والے کی نافرمانی پھر کبھی نہ کروگے اور اس عہد کی پاسداری کرنے سے تم انشاء اللہ فلاح پاجاؤ گے۔

پھر ملتزم پر دعا مانگتے ہوئے گویا وہ ہمیں شرمندہ کرتا نظر آتا ہے کہ اللہ کے بعد کائنات کی سب سے برگزیدہ ہستی جس کے امتی ہونے کے تم دعوے دار ہو وہ اپنا سینہ اور رخسار مجھ سے چمٹائے اور رو رو کر دعائیں مانگتے مگر اپنے لئے نہیں، بلکہ تمہارے لئے، اپنی امت کے لئے۔

پھر زم زم پیتے ہوئے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے وہ فخریہ کہہ رہا ہو کہ میں صرف وہ پانی نہیں ہوں جسے رب کائنات نے اپنے خاص مہمانوں یعنی حضرت ہاجرہؓ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے لئے جاری فرمایا تھا بلکہ مجھ سے شق صدر کے موقع پر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر کو دھویا گیا تھا پھر مجھ میں آپ ﷺ کا لعاب دہن بھی شامل ہے، اس لئے مجھے محبت اور عقیدت سے پیو اور خوب پیو پھر میں ہر اس مقصد کے لئے ہوں جس کے لئے مجھے پیا جائے۔ پہلے سیڑھیوں سے نیچے اتر کے کنویں کو شیشے کی دیوار کے پیچھے سے دیکھا جاسکتا تھا جسے اب بند کردیا گیا ہے اور زم زم پینے کے لئے باب کعبہ کے سامنے مسجد حرام کے قریب ٹھنڈے زم زم کی متعدد ٹونٹیاں لگادی گئی ہیں جس سے طواف میں آسانی ہوگئی ہے۔ مگر یہاں بھی جذباتی لوگ خود کو نہانے کے انداز میں خوب بھگوتے ہیں۔

پھر صفا پہاڑ جس کے بارے میں آتا ہے کہ وہ پہلے جبل ابی قبیس کا ہی نچلا حصہ تھا اور اب تو اس کا نشان بھی باقی نہ رہا، ہمیں شرم دلاتا محسوس ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہالت میں ڈوبے انسان نما درندوں کو اسلام کی دعوت مجھ پر ہی کھڑے ہوکر دی تھی جس پر ان کی قوم اور رشتہ داروں نے ان پر مظالم کے پہاڑ توڑ دیے تھے مگر آپ ﷺ کے عزم و استقلال میں ذرہ برابر کمی نہ آئی تھی آپ ﷺ اور صحابہ کرامؓ نے اشاعت دین کا کام انتہائی نامساعد حالات میں ہر طرح کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے جاری رکھا جس کے نتیجے میں آج تم یہاں کھڑے ہو، جبکہ آج دنیا سے دین مٹ رہا ہے تمہیں اس کی بھی کوئی فکر ہے؟ اگر کل محشر کے روز آپ ﷺ نے تم سے سوال کرلیا کہ جس درخت کی آبیاری میں نے اور میرے صحابہ کرامؓ نے اپنے خون سے کی تھی اور تم اس کے امین تھے تو تم نے اسے اتنی لاپرواہی سے کیوں مرجھانے دیا تو بتاؤ تم کیا جواب دوگے؟ تمہاری نجات صرف اسی وقت ممکن ہے کہ تم اپنے پیٹ اور جیب کی بجائے اس مرجھاتے درخت کی طرف توجہ دو، چاہے اس کے لئے تمہیں کتنی ہی قربانی کیوں نہ دینی پڑے۔

صفا مروہ کے درمیان سعی کے راستے کو بہت چوڑا کردیا گیا ہے جس سے سعی میں بہت آسانی ہوگئی ہے۔

اسی طرح بیت اللہ کے اطراف اٹکھیلیاں کرتی ابابیلیں گویا ہمیں غیرت دلاتی محسوس ہوتی ہیں کہ ہمارے جثہ کو دیکھو اور ہماری ہمت کو دیکھو ہم ہی تھے جو اللہ کی فوج بن کر ہاتھیوں کی فوج سے جا ٹکرائے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ان ہاتھیوں کو مع ان کے سواروں کے بھس بنا کر رکھ دیا تھا، تم اللہ کے حبیب ﷺ کے امتی ہوکر یہود و نصاریٰ سے اتنے خوفزدہ کیوں ہو؟ کیا تمہارا یقین رب کعبہ سے اٹھ چکا ہے؟ پھر یہاں کیا کرنے آئے ہو؟ کیا تم یہود و نصاریٰ کے مقابلے میں اس سے زیادہ کمزور ہو جتنے ہم ہاتھیوں کی فوج کے مقابلہ میں تھے؟ دل اگر بالکل مردہ نہ ہوچکا ہو تو انسان شرم سے پانی ہوجائے......

ادھر گردن اکڑا اکڑا کر دانہ چگتے کبوتر گویا ہمارے اوپر پھبتیاں کستے نظر آتے ہیں کہ اے عشق رسول ﷺ کے جھوٹے دعوے دارو ہم ہیں سچے عاشق رسول اور ان کے ناموس کی حفاظت کرنے والے۔ ہم سے سبق سیکھو۔ ہجرت کے موقع پر ہم نے بھی ناموس رسالت کی حفاظت کی تھی، ورنہ اتنے بلند پہاڑ کی چوٹی پر گھونسلہ بنانے اور انڈے دینے کا اور کیا مقصد تھا اور ایک تم ہو آج دنیا بھر کی طاقتیں ناموس رسالت ﷺ پر مسلسل وار کررہی ہیں ذرا اس پر اپنا رد عمل تو بتلاؤ، اگر اتنے ہی بزدل ہوچکے ہو کہ ہاتھ سے انہیں نہیں روک سکتے یا روکنے کی طاقت نہیں رکھتے تو ان کی مصنوعات استعمال کرکے ان کے ہاتھ مضبوط کرنے کا کیا مطلب لیا جائے؟ یعنی تم دل میں بھی ان کے فعل سے نفرت نہیں کرتے، ورنہ یہ تو تمہارے اختیار میں تھا کہ ان کی مصنوعات استعمال نہ کرتے پھر بھی تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے طلب گار ہو، اب کس منہ سے روضہ رسول ﷺ پر حاضری دوگے؟ اگر آپ ﷺ نے سوال کرلیا کہ جب میرے دشمن مجھ پر رکیک حملے

کررہے تھے تو تمہارا ردعمل کیا تھا تو تم کیا جواب دوگے؟ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ہے، ویسے تو یہاں کا ہر مقام اور ہر چیز گویا ہمیں جگانے کی بھر پور کوششیں کرتی محسوس ہوتی ہے، مگر طوالت کے ڈر سے اسے یہیں ختم کرکے مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہوتے ہیں۔

لے سانس بھی آہستہ! یہ دربار نبیؐ ہے
خطرہ ہے بہت سخت! یہاں بے ادبی کا

اور اس بدو کا واقعہ ذہن میں آتا ہے جو حضورﷺ کی تدفین کے تین دن کے بعد قبر شریف کے پاس آکر گر گیا اور زار و قطار روتے ہوئے قرآن شریف کی آیت تلاوت کی جس کا مفہوم ہے۔

''ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاء وک فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحیما'' (النساء:۶۴)

ترجمہ:......''اور اگر گناہ گار لوگ (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کے پاس آکر اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں سے مغفرت چاہتے اور آپﷺ بھی ان کے لئے مغفرت چاہتے تو وہ اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کر لینے والا مہربان پاتے،،۔

اور عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں وعدہ فرمایا ہے کہ اگر گناہ گار رسولﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جائے اور رسولﷺ اس کے لئے دعائے مغفرت کردیں تو اس کی مغفرت ہو جائے گی، اس لئے میں آپﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں کہ آپﷺ میرے لئے مغفرت کی دعا کریں، اس کے جواب میں روضۂ اقدس کے اندر سے آواز آئی ''تیری مغفرت کردی گئی،،۔ اس بدو کی صحیح ترجمانی اس کے دل اور آنکھوں نے کی جس سے وہ کامیاب ہو گیا، زبان نے تو انتہائی مختصر الفاظ ادا کئے تھے۔

ذہن میں بس یہی بات رہتی ہے کہ کہیں کوئی ایسی حرکت نہ ہو جائے جو حضورﷺ پر گراں گزر جائے، اگر ایسا کوئی فعل نادانستگی میں بھی سرزد ہو گیا تو پوری زندگی کے نیک اعمال پر پانی پھر جائے گا، بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ کرامؓ آپﷺ کی مجالس میں یوں ہی تھوڑی بیٹھے نظر آتے تھے جیسے انہیں سانپ سونگھ گیا ہو اور چڑیاں ان پر آکر بیٹھ جاتی ہوں، اب ایسی ہی مجلس میں ہماری بھی حاضری ہے، آپﷺ کو ہماری آمد کے بارے میں سب کچھ معلوم ہے، آپﷺ ہمارے صلوٰۃ وسلام کو سنیں گے بھی ہمیں دیکھیں گے بھی اور جواب بھی مرحمت فرمائیں گے آپ کسی بھی زبان اور سرگوشی کے انداز میں پیش کئے جانے والے سلام کو بھی بہ کمال سماعت فرمالیتے ہیں، اس لئے ادب کا تقاضہ یہی ہے کہ آواز بلند نہ ہونے پائے ان سب باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے سیدھے سادے طریقہ سے سلام عرض کردیا جائے۔

روضۂ اقدسﷺ کے سامنے بہت سے لوگ موبائل فون سے فلم بناتے نظر آئے، معلوم نہیں ہوتا تھا کہ وہ سلام عرض کرنے آئے ہیں یا فلم بنانے۔ مسجد میں تو بہت بڑی تعداد اس مرض میں مبتلا نظر آئی۔ دعا کے انداز میں ہاتھ اٹھائے تصویریں بنواتے تو اکثر نظر آئے، یہاں تک کہ مسجد نبویﷺ کے باہر صحن میں ان گناہ گار آنکھوں نے بے پردہ جوان عورت اور مرد کو جو میرے گمان کے مطابق میاں بیوی تھے، اس حال میں فوٹو بنواتے دیکھا کہ مرد نے عورت کی کمر میں ہاتھ ڈالا ہوا ہے جیسے کسی فلم کی شوٹنگ ہو رہی ہو، مجھے فوراً خیال آیا کہ اس وقت رسول اللہﷺ کے دل پر کیا بیت رہی ہوگی، مسجد کے اندر جا بجا چند لوگوں کے گروپ خوش گپیاں کرتے ایسے لگے جیسے پارک میں بیٹھے ہوں، نوعمر لڑکے اپنے باپ کی موجودگی میں یا علیحدہ خوب شور شرابہ مچاتے دکھائی دئے جیسے پکنک منانے آئے ہوں، یہ مناظر دیکھ کر احساس ہوا کہ یہاں آنے والوں کو کم از کم مسجد کے تقدس کے بارے میں تو معلوم کرکے آنا ہی چاہئے تھا۔ پھر یہ تو وہ مسجد ہے جہاں صحابہ کرامؓ تک دوسرے کو مخاطب کرنے کے لئے کنکریوں سے کام لیتے تھے، اب انہیں کون سمجھائے کہ یہ سب کرکے تم رسول اللہﷺ کو جو اذیت پہنچارہے ہو یہ تمہارے حق میں ناقابل معافی جرم بن جائے گا، تمہاری ساری نیکیاں برباد ہو جائیں گی۔

حرم نبویﷺ کی ایک ایک چیز گویا ہمیں نصیحت اور تنبیہ کرتی محسوس ہوتی ہے، مسجد نبویﷺ میں داخل ہونے سے پہلے اس کے بلند وبالا مینار ہم سے سوال کرتے محسوس ہوتے ہیں کہ یہاں پہنچنے تک تو نے کتنی دفعہ درود شریف پڑھا، اگر ہر نماز کے لئے آتے جاتے ہوئے ہی مستقل درود شریف پڑھا کرو تو دن بھر میں کتنی تعداد ہو جائے اور ہر درود پر اللہ تعالیٰ دس رحمتیں تم پر نازل فرمائے تو کتنی رحمتیں ہوئیں پھر مدینہ منورہ میں یہ کتنی بڑھا دی جاتی ہیں، کوئی حساب بھی ہے مگر افسوس کہ اپنے مقام کی طرح یہاں بھی تو غافل ہے۔

دروازے سے داخل ہوتے ہوئے وہ دروازہ گویا ہمیں کہہ رہا ہے کہ کیا منہ لے کر رسول اللہﷺ کے سامنے حاضر ہوگے۔ انہیں تمہاری غفلتوں کا سب علم ہے کہ قادیانی فتنے کی سرکوبی میں تمہارا کیا حصہ ہے، دنیا بھر کے کفار و مشرکین آج جوان کی ناموس پر مسلسل حملے کر رہے ہیں،

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM

تمہارا ردعمل بھی انہیں سب معلوم ہے۔ مسجد کے صحن میں جھانکتا گنبد خضرا گویا ہمیں سرگوشیوں میں سمجھاتا محسوس ہوتا ہے کہ منالو...... اپنے روٹھے نبی کو منالو۔ وہ تم سے ناراض ہیں اور جب تک انہیں منا نہیں لیتے تمہاری کوئی دعا رب کائنات کے بارگاہ میں قبول نہ ہوگی اور تم دنیا میں اسی طرح ذلیل وخوار ہوتے رہو گے جیسے اب ہو رہے ہو، تصور میں پاؤں پکڑ کر معافی مانگ لو اور انہیں یقین دلادو کہ آپ ہمیں ہمارے ماں باپ، بیوی بچے، مال ومتاع بلکہ ہماری جانوں سے بھی زیادہ ہمیں محبوب ہیں اور واپس جاکر ہم اس کا ثبوت بھی آپ کی خدمت میں پیش کریں گے، سنتوں پر عمل کر کے۔

یہاں کا ہر اسطوانہ ہمیں خبردار کرتا لگتا ہے کہ دیکھو تم اللہ کے حبیب کے سامنے پیش ہونے جارہے ہو، یہ وہ عظیم ہستی ہیں کہ حشر کے ہولناک دن سارے نبی نفسی نفسی پکار رہے ہوں گے اس دن یہی لولاک دستار اٹھے گا اللہ کے غصہ کو ٹھنڈا کرے گا اور جن کی شفاعت قبول کی جائے گی بلکہ درحقیقت:

فقط اتنا سبب ہے انعقاد روز محشر کا
تمہاری شان محبوبی دکھائی جانے والی ہے

وہ اللہ تعالیٰ کو اتنے محبوب ہیں کہ ذرا سی بھی افسردگی کی حالت میں رب کائنات جبرئیل امین کو ان کی دلجوئی کے لئے بھیجتا تھا اس لئے حد ادب ملحوظ رکھنا اگر تمہاری کوئی بات انہیں ناگوار گزر گئی تو پھر اللہ کی پکڑ سے تمہیں کوئی نہیں بچا سکتا۔ دنیا کی زندگی میں جن کے چہرہ انور پر بڑے بڑوں کی نظر نہ ٹھہرتی ہو نہ معلوم ہم مواجہ شریف کے بڑے سوراخ سے جھانک جھانک کر کیا دیکھنے کی کوشش کررہے ہوتے ہیں۔

ریاض الجنۃ بھی جیسے فخر سے ہمیں یاد دلاتا محسوس ہوتا ہے کہ اے بے خبر! میں جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہوں، اب جبکہ تو اس میں داخل کردیا گیا ہے تو پھر رب ذوالجلال والاکرام کا وعدہ بھی یاد کرلے کہ وہ جس کو ایک بار جنت میں داخل فرمائے گا پھر اس کو دوبارہ نکال کر جہنم میں داخل نہیں فرمائے گا، اس حوالے کے ساتھ تو بھی دعا مانگ لے۔ یہاں اگر تو جنتیوں والے اعمال سے بے خبر ہے تو چپ چاپ درود شریف پڑھنے اور ذکر اذکار اور نوافل میں مشغول رہ، فضول خیالات یا اعمال کو نزدیک مت آنے دے

واقعات تو ویسے بہت ہیں مگر یہاں ایک واقعہ یاد آگیا جو چونکہ دلچسپ بھی ہے اس لئے نقل کردیتا ہوں عصر کی نماز کے بعد عموماً ریاض الجنۃ کے پیچھے جہاں جگہ ملتی بیٹھ جاتا اور جب بھی اگلی صف میں کوئی جگہ خالی ہوتی آگے بڑھ جاتا، اس طرح مغرب سے پہلے اللہ تعالیٰ ریاض الجنۃ پہنچا دیتے پھر مغرب کے بعد نوافل ادا کرکے فوراً نکل جاتا مغرب سے تھوڑی دیر پہلے وہاں کافی رش ہوجاتا اور بہت سے لوگ جگہ کی تلاش میں سرگرداں رہتے ایک دفعہ ایک پاکستانی جوان بھی جگہ کی تلاش میں بے قرار نظر آیا تو اللہ تعالیٰ نے دل میں بات ڈالی اور ذرا سی جگہ میں کھسک کر اسے بٹھا لیا اس نے بیٹھتے ہی فون نکالا اور غالباً اپنے کسی گھر والے کو مطلع کرنے لگا کہ میں اس وقت ریاض الجنۃ میں جالیوں کے نزدیک بیٹھا ہوں۔ اس وقت تو مجھے اس شخص پر بہت غصہ آیا مگر اب اس کی اس حرکت پر سورۃ یٰسین میں اس گاؤں والے کا واقعہ یاد آگیا جو خود بھی پیغمبروں کے کہنے پر چلا اور اپنی قوم کو بھی ایسا کرنے کی دعوت دی۔ اسے جنت میں داخل کردیا گیا، وہ چلا اپنی قوم کو خوشخبری سنانے، اس سادہ لوح انسان نے بھی بے انتہا خوشی میں اپنے لوگوں کو اطلاع دے ہی ڈالی کہ میں اس وقت جنت میں بیٹھا ہوں۔ اس جگہ بھی کافی لوگ نظم وضبط سے عاری نظر آتے ہیں مگر ہمیشہ سے ایسا ہی ہوتا ہے کہ عین نماز کے وقت لوگ آکر دو رکعت نماز پڑھنے کو جگہ مانگتے ہیں اور اگر کوئی آگے پیچھے کھسک کر اسے دو رکعت پڑھنے کا موقع دے دیتا ہے تو وہ نماز پڑھ کر وہیں براجمان ہوجاتے ہیں اور پھر جماعت کے وقت دائیں بائیں پانچ چھ آدمی بڑی مشکل سے نماز پڑھ پاتے ہیں۔

عبادات تو پوری مسجد میں ادا کئے جاسکتے ہیں مگر مدینہ منورہ کی مٹی یہاں کی مٹی تو اب بھی وہی ہے اور جب ہوا اپنی گود میں اس مٹی کو لئے ٹہلنے نکلتی ہے تو ہمیں کہتی محسوس ہوتی ہے کہ خبردار! ناک منہ بند مت کرنا، اس پاکیزہ مٹی میں شفاء ہی شفاء ہے، اس وقت اور گہری سانس لو اور تو اور یہاں آسمان بھی ہمیں سمجھاتا دکھائی دیتا ہے کہ نادان آخرت میں سب حجر وشجر، پہاڑ وپتھر، زمین کا ہر ٹکڑا غرض سب بے زبانوں کو زبان عطا کی جائے گی اور وہ اپنے پاس سے ہر گزرنے والے آدمی کے اچھے برے اقوال واعمال کی گواہی بارگاہ الٰہی میں پیش کریں گے، اس موقع کو غنیمت جان اور اس مقدس سرزمین پر زیادہ سے زیادہ کلمہ شہادت پڑھ کر اپنے حق میں زیادہ سے زیادہ گواہ بنالے۔ روز محشر جب یہ سب تیرے حق میں گواہی دیں گے تو شاید میرے رب کو تجھ پر رحم آجائے اور یہ ہی تیری نجات کا سبب بن جائے۔ نصیحتیں تو ہمیں حرمین شریفین کا چپہ چپہ کرتا محسوس ہوتا ہے مگر اعمال کے معاملہ میں شیطان اور ہمارا نفس ہمارے آڑے آتے رہتے ہیں اور اصل مجاہدہ ان ہی سے نمٹنے کا ہے، فیصلہ اس پر منحصر ہے کہ کون کس کو پچھاڑتا ہے۔

☆☆..........☆☆

جناب الطاف حسین صاحب کے نام کھلا خط

مولانا اللہ وسایا

مکرمی و محترمی ۔۔۔ روزنامہ ایکسپریس ملتان ۹ ستمبر ۲۰۰۹ء میں آپ کا انٹرویو شائع ہوا۔ جو "پوائنٹ بلینک ود لقمان" میں اظہار خیال کرتے ہوئے آپ نے دیا مبشر لقمان مبینہ طور پر قادیانی لابی کا نفس ناطقہ لگتا ہے۔ وہ آئے روز ایکسپریس چینل میں قادیانی جماعت کی حمایت میں قومی رہنماؤں سے کچھ نہ کچھ کہلوانے کی تگ ودو میں لگا رہتا ہے۔ پھر یہ سوال بھی اپنی جگہ قائم ہے کہ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا۔ اس کی خوشی میں اگلے روز ۸ ستمبر کو پوری قوم سو سالہ قضیہ حل ہونے پر خوشیاں منا رہی تھی۔ عین اسی دن ۸ ستمبر ۲۰۰۹ء کو آپ کا انٹرویو قادیانیوں کی حمایت میں لیا گیا۔ جو اگلے روز ۹ ستمبر کو شائع ہوا۔ جناب بھٹو صاحب کے عہد اقتدار میں امت مسلمہ کو جو خوشی نصیب ہوئی۔ ٹھیک پینتیس سال بعد قادیانیوں نے بھٹو صاحب کی پارٹی کے اتحادی قائد سے بیان دلوا کر امت مسلمہ سے بزعم خود انتقام لے لیا۔ ممکن ہے اس تاریخ کو انٹرویو اتفاقی واقعہ قرار دے دیا جائے۔ لیکن جو لوگ قادیانی سانپوں کی زہر ناکیوں سے باخبر ہیں ان کو اس واقعہ کو اتفاقی قرار دینا مشکل اور بہت مشکل ہے۔

جناب الطاف حسین صاحب! آپ کے قادیانی حمایت میں بیان کے علیحدہ علیحدہ نمبرات لگا کر آپ سے چند گزارشات عرض کرنا ہیں۔ خدا کرے کہ مزاج گرامی پر ناگوار نہ گزریں! لیکن سودائی مرض بڑھ جائے تو میٹھی چیز بھی کڑوی لگتی ہے۔ آپ نے اپنی کوثر و تسنیم سے دھلی زبان سے فرمایا:

۱:۔ "ایم کیو ایم واحد تنظیم ہے جس کے قائد نے قادیانیوں کے امیر مرزا طاہر بیگ کے انتقال پر تعزیتی بیان دیا۔"

چشم بد دور! یہ کارنامہ آپ ہی انجام دے سکتے ہیں۔ یہ عزت آپ کے حصہ میں لکھی جانی تھی۔ وہ قادیانی جس کے نفس ناطقہ ظفر اللہ خان قادیانی نے قائد اعظم کا موجود ہونے کے باوجود جنازہ نہ پڑھا۔ وہ اپنے کفر میں اتنا پکا اور آپ کے رویہ میں یہ شقاوت کہ قائد اعظم کے نام کی مالا جپنے کے باوجود قادیانی گروہ کے چیف کے آنجہانی پوتے کی فوتگی کا درد لے کر آپ کا دل بے قرار ہو جاتا ہے اور تعزیتی بیان جب تک نہیں دے دیتے اس وقت تک وہ دل کا روگ درست نہیں ہوتا۔۔۔ محترمی۔۔! آپ کیوں بھول گئے کہ قائد اعظم کی کابینہ میں شامل ہونے کے باوجود ظفر اللہ خان نے جنازہ نہ پڑھا۔ تو اخباری نمائندہ کے جواب میں ظفر اللہ نے کہا کہ "کافر حکومت کا مجھے مسلمان وزیر یا مسلم حکومت کا کافر وزیر سمجھ لیں۔" ظاہر ہے ظفر اللہ خان خود کو کافر نہیں کہہ رہا تھا بلکہ پوری حکومت کو کافر کہنا مقصود تھا۔ برہمن (ظفر اللہ) کی اس زناری اور مسلم (آپ) کی خواری سے اللہ مسلمانوں کو محفوظ فرمائیں۔

۲:۔ آپ نے فرمایا ۔۔۔ "مجھ پر کئی اخبارات نے اداریے لکھے کہ میں نے کفر کیا ہے آج پھر میں وہ کفر دوبارہ کرنے جا رہا ہوں۔ جس کا دل چاہے فتویٰ دے۔"

محترم ۔۔۔ راقم مسکین اس سے تو بے خبر ہے کہ آپ پر کس اخبار نے اداریہ لکھا اور کس نے فتویٰ دیا۔ اگر قادیانیوں کے نزدیک اپنا نرخ بڑھوانا ہے تو جو چاہے فرمائیں بہرحال آپ کے دادا مولانا مفتی محمد رمضان مفتی آگرہ موجود نہیں۔ اگر وہ زندہ ہوتے تو ان سے بایں الفاظ فتویٰ طلب کیا جاتا کہ کیا فرماتے ہیں مفتی آگرہ اپنے ہونہار پوتے کے متعلق جو بقائمی ہوش و حواس روبرو ہزاروں گواہان کہتا ہے کہ "میں وہ کفر دوبارہ کرنے جا رہا ہوں"۔ آیا یہ قول رضا بالکفر ہے یا نہیں۔ اور اگر رضا بالکفر ہے تو رضا بالکفر سے آدمی کافر ہو جاتا ہے یا نہیں"۔۔۔ ظاہر ہے فقہاء نے رضا بالکفر کو کفر کہا ہے۔ آپ کے دادا بھی یہی فتویٰ دیتے۔ نہ جانے ان کے خلاف آپ کا کیا رد عمل ہوتا؟

محترم ۔۔۔! بہت ہی منت سے درخواست ہے کہ آدمی ہزار غصے میں ہو یا جذباتی ہو جائے یا بیٹے کا درد اور منکرین ختم نبوت کی حمایت کا مروڑ کتنا ہی بے قرار کر دے، کبھی بھول کر بھی ایک دن ادنیٰ مسلمان کو بھی یہ نہیں کہنا چاہیے کہ میں کفر کرنے جا رہا ہوں۔ یہ حلم خداوندی کو چیلنج کرنے

والی بات ہے۔ اسلام ایسی نعمت کے کفران والی بات ہے۔

اے کاش آنجناب اس پر توجہ فرمائیں:

۲:۔ آپ نے فرمایا ''جو قادیانی پاکستان میں رہتے ہیں ان کو اپنے عقیدے اور مسلک کے مطابق زندگی گزارنے کی مکمل آزادی ہونی چاہیے''

قائد محترم۔۔۔!

۱:۔ مرزا قادیانی کا کہنا تھا کہ میں نبی اور رسول ہوں۔

۲:۔ سچا خدا وہ ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔

۳:۔ مرزا قادیانی نے کہا ''محمد رسول اللہ والذین معہ'' اس وحی میں مجھے (مرزا کو) محمد کہا گیا اور رسول بھی۔۔۔

۴:۔ مرزا کے بیٹے نے کہا کہ مرزا قادیانی خود محمد رسول اللہ ہے جو قادیان میں دوبارہ بھیجا گیا۔

۵:۔ تمام قادیانی مرزا کی بیوی کو ام المومنین اور اس کے خاندان کو اہل بیت اطہار اور اس کی زوجہ کو سیدۃ النساء کہتے ہیں۔

۶:۔ مرزا کے مرید نے مرزا کی موجودگی میں کہا اور مرزا سے داد و تحسین وصول کی کہ:

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے بڑھ کر ہیں اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

۷:۔ قادیانی عقیدہ ہے کہ مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ حرمین شریفین کی طرح قادیان بھی ارض حرم ہے۔

۸:۔ قادیانی عقیدہ ہے کہ مرزا کے دیکھنے والے قادیانی صحابہ کرام ہیں۔

۹:۔ ایک قادیانی نے خود روایت کیا کہ میرے سامنے مرزا کے خاندان کے ایک فرد نے کہا کہ ابوبکر اور عمر کیا تھے۔ وہ تو مرزا غلام احمد کی جوتی کے تسمے کھولنے کے لائق نہ تھے۔

۱۰:۔ مرزا کا الہام کہ میری بیوی کو خدا نے خدیجہ (الکبریٰ) کہا ہے۔

۱۱:۔ قادیانی عقیدہ ہے کہ تمام امت محمدیہ جو مرزا کو نہیں مانتی یہ سب کافر ہیں۔

۱۲:۔ مرزا کا کہنا تھا کہ میرے مخالف جنگلوں کے خنزیر اور ان کی عورتیں کتیاں ہیں۔

۱۳:۔ مرزا کا کہنا تھا کہ جو میرا مخالف ہے وہ جہنمی ہے۔

۱۴:۔ مرزا کا وجود خود محمد رسول اللہ کا وجود ہے۔

محترمی۔ قادیانی عقائد کے چودہ طبق سے ایک ایک نکتہ پیش کیا ہے اور عمداً کتابوں کے حوالے پیش نہیں کیے کہ ان تمام حوالہ جات مرزائیت کو ہائی کورٹ کے جج نے اپنے فیصلوں میں نقل کیا ہے۔ ہائی کورٹ کے فیصلے سے تو اختلاف کیا جا سکتا ہے لیکن یہ کہ کسی جج نے اپنے فیصلہ میں حوالہ غلط کوٹ کیا ہو اس کی مثال پیش نہیں کی جا سکتی ویسے اگر کوئی قادیانی کسی بھی فورم پر چاہے ان حوالوں کو چیلنج کرے ہم ہزار بار ان کے چیلنج کو قبول کرنے کے لیے تیار ہیں۔

ایکسپریس چینل اور لقمان گفتگو میں اس کا اہتمام کرے تو ہم اس کے لیے بھی تیار ہیں۔ اب جناب الطاف حسین صاحب میری آپ سے دردمندانہ درخواست ہے کہ قادیانی گروہ مرزا کو محمد رسول اللہ کہے۔ مرزا کی بیوی کو خدیجہ کہے۔ مرزا کے ماننے والے کو صحابی کہے، مرزا کے منکرین کو جن میں آپ اور فقیر بھی شامل ہے۔ اور ہم تمام مسلمانوں کو کافر کہیں تو ان عقائد کی انہیں اسلامی مملکت میں عام اجازت ہونی چاہیے۔۔۔؟ اور پھر ظلم یہ کہ قادیانی ان کفریہ عبارات ونظریات کو اسلام کے نام پر پیش کرتے ہیں کیا اس کی ان کو اجازت ہونی چاہیے۔۔۔؟ کیا ایک آپ کا مخالف آپ کی پارٹی کے نام کو استعمال کر سکتا ہے۔۔۔؟ متحدہ میں ایک شخص شامل نہیں مگر کیا وہ آپ کا ٹریڈ مارک استعمال کر سکتا ہے۔۔۔؟ آپ کے علاوہ کوئی شخص ظل و بروز کی آڑ میں آپ کے نام و مقام کا مدعی سچا ہو سکتا ہے۔۔۔۔؟

فرضی طور پر ایک شخص اپنے آپ کو الطاف حسین کہہ کر آپ کی پارٹی، آپ کی جائیداد، آپ کی اولاد پر وہی حقوق حاصل کر سکتا ہے جو آپ کو حاصل ہیں۔۔۔؟ اگر نہیں اور ہرگز نہیں

سو سال سے زائد بہترین خدمت
ESTD 1880
ABS
ABDULLAH BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar, Mithader, Karachi. Ph:2546455, Cell:0301-2352363

تو پھر قادیانیوں کو کیوں اجازت دی جاسکتی ہے کہ وہ اسلام کے نام پر اپنے کفر اور جعل سازی کو جاری رکھیں۔

محترمی۔۔۔! میں آپ کی بات نہیں کرتا آپ اسے بداخلاقی پر محمول کریں گے کیا ایک شخص جعلی طور پر کسی کو کہے کہ میں تمہارا باپ ہوں تو اس کو اس کی اجازت ہونا چاہیے۔۔؟ اے کاش کم از کم محبوب رب العالمین ﷺ کی عزت کو اپنے باپ کی عزت کے برابر ہی قرار دیا ہوتا۔ افسوس آپ سے تو یہ بھی نہ ہوا۔

۴۔ آپ نے فرمایا ''اگر پاکستان میں ایک ہندو کو اپنے عقیدہ کے مطابق عبادت کا حق ہے تو قادیانیوں کو بھی وہ حق ملنا چاہیے''

محترمی۔۔۔! یہاں آپ چوکڑی بھول رہے ہیں۔ قادیانیوں کی حمایت میں حقائق کا انکار آپ کے وقار میں ہرگز اضافہ نہیں کرے گا۔ ہندو آئین پاکستان کو مانتا ہے۔ وہ جو کچھ کرتا ہے اپنے عقیدہ کو ہندوازم کے نام سے متعارف کراتا ہے۔ آئین پاکستان کہتا ہے کہ قادیانی غیر مسلم ہیں۔ قادیانی خود کو مسلمان کہہ کر آئین پاکستان سے بغاوت کرتے ہیں۔ آئین کو ماننے والا اور آئین سے بغاوت کرنے والا کیا دونوں برابر ہیں۔۔۔؟

پھر ایک ہندو کہتا ہے کہ میں کرشن یا رام کو ماننے والا ہندو ہوں اور حضور ﷺ کو ماننے والے مسلمان ہیں' ایک سکھ کہتا ہے کہ میں بابا گرونانک کا پیرو سکھ ہوں اور محمد عربی ﷺ کے پیروکار مسلمان ہیں۔

ایک قادیانی کہتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والے مسلمان ہیں اور امت محمدیہ جو مرزا کو نہیں مانتی وہ کافر ہے۔ کیا یہ دونوں برابر ہیں۔۔۔؟ قادیانیوں کو مسلمانوں کے حقوق پر ڈاکہ زنی کر کے مسلمانوں کے تشخص کو برباد کرنے کی وہی اجازت دے سکتا ہے جس کے نزدیک روشنی اور تاریکی دونوں برابر ہوں جس کے نزدیک کفر اور اسلام دونوں برابر ہوں اسے سوائے اس کے اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ ''کعبہ کو پاسبان مل گئے صنم خانہ سے'' تو سنا تھا لیکن آپ تو ''صنم خانہ کو پاسبان مل گئے کعبہ سے'' کی روایت قائم کرنے چلے ہیں۔ رک جایئے کہ یہ سراسر خسارے کا سودا ہے۔

۵۔ آپ نے فرمایا: ''کہ میں نے قادیانیت کا لٹریچر پڑھا ہے۔ ان کا بھی وہی کلمہ ہے جو ہمارا ہے''

محترمی! یہی سوال جو آپ نے اٹھایا ہے یہی مرزا قادیانی کے بیٹے اور آپ کے جگری

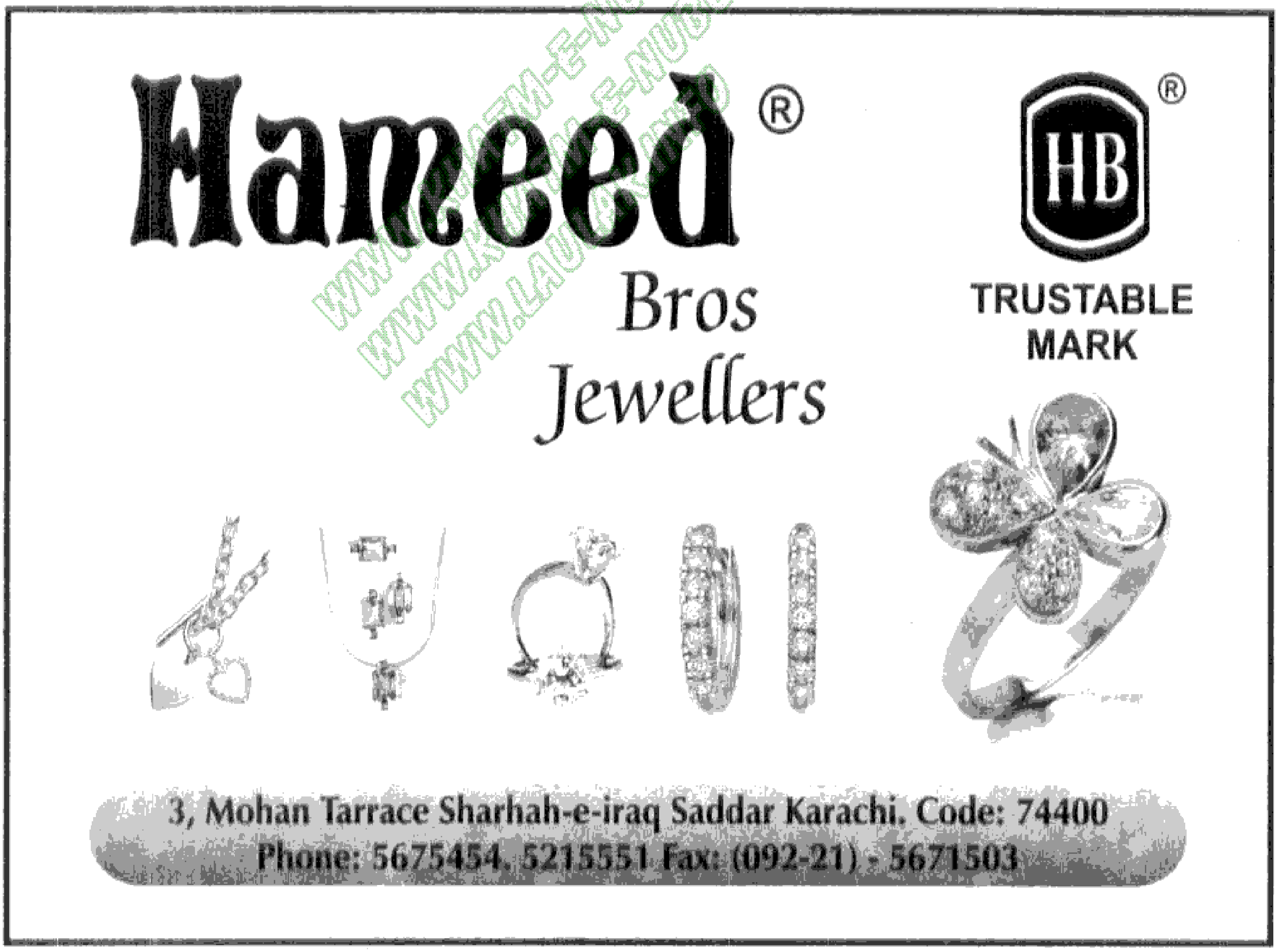

دوست مرزا طاہر کے چچا سے کیا گیا تھا کہ تم نے اپنا نبی علیحدہ بنایا ہے تو کلمہ بھی علیحدہ بنالو تو مرزا کے بیٹے نے کہا کہ ہمیں علیحدہ کلمے کی ضرورت نہیں اس کلمہ سے ہماری ضرورت پوری ہو جاتی ہے۔ کیوں کہ محمد رسول اللہ کے مفہوم میں مرزا کے آنے کے بعد ایک اور نبی کی زیادتی ہوگئی۔ مرزا قادیانی بھی محمد ہے اور رسول بھی، تو محمد رسول اللہ کے کلمے میں مرزا بھی شامل ہے۔ یہ کلمۃ الفصل میں حوالہ ہے۔ مرزا بشیر احمد ... مرزا کے بیٹے اور ان کے نام نہاد صحابی کی کتاب ہے ... آپ کا کہنا کہ ''ان کا کلمہ وہی جو ہمارا ہے'' اگر آپ کے نزدیک محمد رسول اللہ میں مرزا قادیانی شریک ہے آپ کو یہ کہنے کا حق ہے۔ لیکن کوئی مسلمان جس طرح توحید میں شرک کے قائل نہیں رسالت یعنی محمد رسول اللہ کے مفہوم میں بھی شرک کے قائل نہیں۔ پھر آپ کا یہ کہنا کہ قادیانیوں کا اور ہمارا کلمہ ایک ہے کیوں کر صحیح ہوسکتا ہے ...؟

۶۔ آپ کا فرمانا کہ عبدالسلام قادیانی کو نوبل پرائز ملا وہی عبدالسلام جس نے ایٹمی راز امریکہ کو دے کر پاکستان کا ناطقہ بند کرنے کی سعی نامشکور کی۔ اس کی وکالت آپ کریں تو اس پر یہی کہا جا سکتا ہے کہ ''سنا ہے کہ باغبان نے چمن بیچ ڈالا''۔ نوبل یہودی تھا۔ یہودی انعام سے یہودی قادیانی خوشی کے بعد آپ کی خوشی۔ ایک نئی تثلیث کا وجود ماننا پڑے گا۔

۷:۔ آپ نے فرمایا کہ ہماری حکومت آگئی تو قادیانیوں کی عبادت گاہ بنواؤں گا'' اس نکتہ کا مفہوم لکھا ہے (آپ نے تو ان کی عبادت گاہ کو مسجد کہا جو آئین پاکستان کے خلاف ہے لیکن آپ اس سے ماوراء ہیں)۔

محترمی ۔! کبھی نہ بھولیے کہ آپ قادیانیوں کو مسلمانوں میں شامل کر سکیں گے قادیانی! ایسی بوسیدہ اور شکستہ کشتی ہے کہ اسے بچانے والا بھی ڈوبے گا۔ خدا گنجے کو ناخن نہ دے گا۔ بے شوق تو جی بسم اللہ ... آپ ان کی حمایت میں کھڑے رہیں امت آپ کو مایوس نہیں کرے گی جہاں چاہیں آواز دیں خدام ختم نبوۃ کو آپ حاضر پائیں گے۔

قبلہ یہ کیا ہوا کہ دوسرے دن صفائی دینی شروع کر دی کہ میرا دادا مفتی تھا، میں ختم نبوت کا قائل ہوں۔ میں مسلمان ہوں۔ آپ کے اس بیان سے تو خوشی ہوئی کہ آپ کو احساس ہو گیا لیکن ڈنڈی نہ ماریے، یہ سیاست نہیں ایمان کا مسئلہ ہے اگر اس بیان میں مخلص ہیں تو منکرین ختم نبوۃ قادیانیوں کی حمایت حضور ﷺ کے دشمنوں سے یاری سے دست بردار ہوں۔ آپ بھی لندن میں، قادیانی قیادت بھی لندن میں۔ دو قائدین کی درون خانہ رازداری و مجبوری اسے اپنی ذات تک رکھیے، لاکھوں شیدایان اسلام و خدام ختم نبوۃ متحدہ کے ووٹروں کا اپنے مفادات کے لیے سودا کرنا ایک قائد کے شایان شان نہیں۔ تلخ نوائی کی معافی۔

جان کی امان پاؤں تو عرض کروں پر اسے محمول فرمائیے چودہ سو سال قبل سیدنا حسانؓ نے حضور ﷺ کے مخالفین سے کہا تھا ''میری جان عزت سب کچھ حضور ﷺ کے نام پر قربان'' اسی کو دہرا کر ختم کرتا ہوں۔

شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات!

حکومت کی طرف سے قادیانیوں کو حج کی اجازت: علمائے کرام کا شدید احتجاج

کراچی (پ ر) حکومت نے قادیانیوں کو حج بیت اللہ کی اجازت دے دی، جس کی علمائے کرام اور عوام الناس نے مذمت کرتے ہوئے حکومت سے اس فیصلے پر نظر ثانی کی اپیل کی ہے۔ تفصیلات کے مطابق وفاقی وزارت حج و مذہبی امور نے قادیانی سابق رکن پارلیمنٹ کی موٹو ٹریول ایجنسی کو حج کوٹہ جاری کر دیا ہے۔ وزارت مذہبی امور حج و اوقاف کا یہ فیصلہ علمائے کرام اور مسلمانوں پر بجلی بن کر گرا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ، مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر، مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا سعید احمد جلالپوری، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد طلحہ رحمانی اور مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی سمیت متعدد علمائے کرام نے اس فیصلے کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ قرآن و سنت کے مطابق کفار کو بیت اللہ میں جانے اور حج کرنے کی اجازت نہیں، موجودہ حکمرانوں کا یہ فیصلہ نہ صرف قرآن و سنت کے خلاف ہے بلکہ ملکی قانون کی بھی خلاف ورزی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وفاقی وزارت مذہبی امور کو اس گہری سازش کا ادراک کرتے ہوئے فوری طور پر قادیانی ٹریول ایجنسی کا حج کوٹہ منسوخ کرنا چاہیے۔ اگر حکومت نے اس فیصلے کو واپس نہیں لیا تو ملک میں شدید احتجاج اور عوام الناس کے غم و غصے کی وجہ سے امن و امان خراب ہوسکتا ہے، جس کی ذمہ دار حکومت ہوگی لہذا حکومت کو اسلام دشمن عناصر کی سازشوں کا نوٹس لیتے ہوئے اس میں ملوث افراد کو بے نقاب کرنا چاہیے۔

آخری قسط

مرزا قادیانی کے وجوہِ ارتداد

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

۱۸۴/۵۔ ''اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد''
(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص:۲۷، روحانی خزائن ج:۱۷ ص:۷۸)

۱۸۵/۶۔ ''دیکھو میں ایک حکم لے کر آپ لوگوں کے پاس آیا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ اب سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے۔'' (گورنمنٹ انگریزی اور جہاد ص:۱۴، روحانی خزائن ج:۱۷ ص:۱۵)

۱۸۶/۷۔ ''مسیح موعود کا یہی کام ہے کہ وہ لڑائیوں کو بند کردے کیونکہ یضع الحرب اس کی شان میں آیا ہے۔''
(ملفوظات احمدیہ ج:۵ ص:۱۰۳)

۱۸۷/۸۔ ''ہم نے صاف طور پر اعلان کیا ہے کہ اس وقت جہاد حرام ہے کیونکہ جیسے مسیح موعود کا وہ کام ہے یضع الحرب بھی اس کا کام ہے۔ اس کام کی رعایت سے ہم کو ضروری تھا کہ جہاد کے حرام ہونے کا فتویٰ صادر کریں۔ پس ہم کہتے ہیں کہ اس وقت دین کے نام سے تلوار یا ہتھیار اٹھانا حرام اور سخت گناہ ہے۔''
(ملفوظات ج:۴ ص:۱۸)

۱۸۸/۹۔ ''یاد رہے کہ مسلمانوں کے فرقوں میں سے یہ فرقہ جس کا خدا نے مجھے امام اور پیشوا اور رہبر مقرر فرمایا ہے ایک بڑا امتیازی نشان اپنے ساتھ رکھتا ہے اور وہ یہ کہ اس فرقہ میں تلوار کا جہاد بالکل نہیں اور نہ اس کی انتظار ہے۔''
(تریاق القلوب طبع دوم ص:۳۸۹، ۳۹۰، روحانی خزائن ج:۱۵ ص:۵۱۷، ۵۱۸)

مرزا قادیانی کے مندرجہ بالا حوالوں سے مندرجہ ذیل امور معلوم ہوئے:

۱:... مرزا کے آنے سے اسلام کا حکم جہاد منسوخ ہوگیا ہے۔ (حوالہ نمبر:۱، ۷، ۸)

۲:... اور مرزا نے یہ حکم مسیح کی حیثیت سے منسوخ کیا ہے۔ (حوالہ نمبر:۱، ۲، ۳)

۳:... مرزا کو سچ ماننا اور جہاد کو منسوخ ماننا لازم و ملزوم ہیں۔ (حوالہ نمبر:۴)

۴:... مرزا کو جہاد کے خاتمہ کا حکم دیا گیا۔ (حوالہ نمبر:۹)

۵:... مرزا کو صرف اس لئے بھیجا گیا کہ وہ جہاد کو بند کردے۔ (حوالہ نمبر:۷)

۶:... مرزا کے آنے سے جہاد حرام اور قطعی حرام ہوچکا ہے۔ (حوالہ نمبر:۸)

۷:... اور یہ حرمت اور منسوخی ہمیشہ کے لئے ہے۔ (حوالہ نمبر:۹)

(ختم شد)

خادم علماء حق حاجی الیاس علی منہ
علماء کرام کیلئے خصوصی پیشکش
علماء کرام کے اہل خانہ کے لئے ہمارے ہاں سے زیورات کی خریداری پر کسی قسم کی کٹوتی/ گھڑائی نہیں لی جائے گی' مزید بصورت واپسی اصل سونے کی قیمت جب چاہیں واپس حاصل کریں
ائمہ مساجد بھی اس پیشکش سے فائدہ اٹھائیں
یاد رکھئے اولڈ
سنارا جیولرز
صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر 2- سیل: 0321-2984249-0323-2371839

حرام مال کی نحوست اور بدانجامی

حضرت مولانا عبدالواحد مدظلہ

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایسا نہیں ہوتا کہ کوئی بندہ (کسی ناجائز طریقے سے) حرام مال کمائے اور اس میں سے لئے صدقہ قبول ہو اور اس میں سے خرچ کرے تو اس میں (منجانب اللہ) برکت ہو اور جو شخص حرام مال (مرنے کے بعد) پیچھے چھوڑ کے جائے گا تو وہ اس کے لئے جہنم کا توشہ ہی ہوگا' یقیناً اللہ تعالیٰ بدی کو بدی سے نہیں مٹاتا بلکہ بدی کو نیکی سے مٹاتا ہے' یہ حقیقت ہے کہ گندگی گندگی کو نہیں دھو سکتی۔‘‘

(رواہ احمد وکذا فی شرح السنۃ)

حدیث کا حاصل اور مدعا یہ ہے کہ حرام مال سے دیا ہوا صدقہ قبول نہیں ہوتا اور حرام کمائی میں برکت نہیں ہوتی اور جب کوئی آدمی ناجائز و حرام طریقہ سے کمایا ہوا مال مرنے کے بعد وارثوں کے لئے چھوڑ گیا تو وہ آخرت میں اس کے لئے وبال ہی کا باعث ہوگا اس کو حرام کمانے کا بھی گناہ ہوگا اور وارثوں کو حرام کھلانے کا بھی (حالانکہ وارثوں کے لئے حلال مال چھوڑنا) ایک طرح کا صدقہ ہے اور اس پر یقیناً اجر و ثواب ملنے والا ہے آگے، مال حرام کا صدقہ قبول نہ ہونے اور مرنے کے بعد باعث وبال ہونے کا سبب بیان فرمایا گیا ہے' مطلب یہ کہ صدقہ اگر صحیح اور پاک مال سے ہو تو وہ گناہوں کا کفارہ اور مغفرت کا وسیلہ بن جاتا ہے لیکن اگر حرام اور ناپاک مال سے صدقہ کیا گیا تو وہ نجس اور ناپاک ہے وہ گناہوں کی گندگی کو دھونے کی اور گناہوں کا کفارہ اور مغفرت کا وسیلہ بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا جس طرح گندے اور ناپاک پانی سے ناپاک کپڑا پاک صاف نہیں کیا جاسکتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگو! اللہ تعالیٰ پاک ہے وہ صرف پاک ہی قبول کرتا ہے اور اس نے اس بارے میں جو حکم اپنے پیغمبروں کو دیا ہے وہی اپنے سب مومن بندوں کو دیا ہے پیغمبروں کے لئے اس کا ارشاد ہے کہ: ’’اے پیغمبرو! تم کھاؤ پاک اور حلال غذا اور عمل کرو صالح‘‘ اور اہل ایمان کو مخاطب کرکے اس نے فرمایا کہ ’’اے ایمان والو! تم ہمارے رزق میں سے حلال اور طیب کھاؤ (اور حرام سے بچو)‘‘ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا: ایک ایسے آدمی کا جو طویل سفر کرکے (کسی مقدس مقام پر) ایسے حال میں جاتا ہے کہ اس کے بال پراگندہ ہیں اور جسم اور کپڑوں پر گرد و غبار ہے اور آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا اٹھا کے دعا کرتا ہے: اے میرے رب! اے میرے پروردگار! اور حالت یہ ہے کہ اس کا کھانا حرام ہے' اس کا لباس حرام ہے اور حرام غذا سے اس کا نشو و نما ہوا ہے' تو اس آدمی کی دعا کیسے قبول ہوگی؟‘‘ (مسلم)

حدیث کا مطلب اور پیغام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مقدس اور پاک ہے اور وہ اسی صدقہ اور اسی نذر و نیاز کو قبول کرتا ہے جو پاک مال سے ہو' آگے فرمایا گیا ہے کہ حرام سے بچنے اور صرف حلال استعمال کرنے کا حکم وہ امر الٰہی ہے جو تمام اہل ایمان کی طرح سب پیغمبروں کو بھی دیا گیا تھا' لہٰذا ہر مومن کو چاہئے کہ وہ اس حکم الٰہی کی عظمت و اہمیت کو محسوس کرے اور ہمیشہ اس پر عمل پیرا رہے' اس کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی بیان فرمایا کہ حرام مال اتنا خبیث اور ایسا منحوس ہے کہ اگر کوئی آدمی سر سے پاؤں تک درویش اور قابل رحم فقیر بن کے کسی مقدس مقام پر

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85, Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 2514972-2531133

جا کر دعا کرے لیکن اس کا کھانا پینا اور لباس حرام مال سے ہو تو اس کی دعا قبول نہ ہوگی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ جس شخص نے دس درہم میں کوئی کپڑا خریدا اور ان میں ایک درہم بھی حرام کا تھا تو جب تک وہ کپڑا اس کے جسم پر رہے گا اس کی کوئی نماز اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول نہ ہوگی۔ (رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان)

یہ بیان کرکے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی دو انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں دے لیں اور بولے: بہرے ہو جائیں میرے یہ دونوں کان اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات فرماتے نہ سنا ہو: یعنی میں نے جو کہا یہ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے کانوں سے سنا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ گوشت اور وہ جسم جنت میں نہ جاسکے گا جس کی نشوونما حرام مال سے ہوئی ہو اور ہر ایسا گوشت اور جسم جو حرام مال سے پلا بڑھا ہے دوزخ اس کی زیادہ مستحق ہے۔

اللہ کی پناہ! اس حدیث میں بڑی سخت وعید ہے' الفاظ حدیث کا ظاہر مطلب یہی ہے کہ دنیا میں جو شخص حرام کمائی کی غذا سے پلا بڑھا ہوگا وہ جنت کے داخلہ سے محروم رہے گا اور دوزخ ہی اس کا ٹھکانہ ہوگا۔ اللھم احفظنا

شارحین حدیث نے قرآن و حدیث کے دوسرے نصوص کی روشنی میں اس کا مطلب یہ بیان فرمایا ہے کہ ایسا آدمی حرام خوری کی سزا پائے بغیر جنت میں نہ جاسکے گا' ہاں اگر وہ مومن ہوگا تو حرام کا عذاب بھگتنے کے بعد جنت میں جاسکے گا اور اگر مرنے سے پہلے اس کو صادق توبہ واستغفار نصیب ہو گیا یا کسی مقبول بندہ نے اس کی مغفرت کی دعا کی اور قبول ہو گئی یا خود رحمت الٰہی نے مغفرت کا فیصلہ فرمادیا تو عذاب کے بغیر بھی بخشا جاسکتا ہے۔ رب اغفر وارحم وانت خیر الراحمین۔

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی کو اس کی پرواہ نہ ہوگی کہ وہ جو لے رہا ہے حلال ہے یا حرام' جائز یا ناجائز۔'' (رواہ البخاری)

حدیث کا مطلب بالکل ظاہر ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس زمانہ کی اس حدیث میں خبر دی ہے بلاشبہ وہ آچکا' آج امت میں ان لوگوں میں بھی جو دیندار سمجھے جاتے ہیں' کتنے ہیں

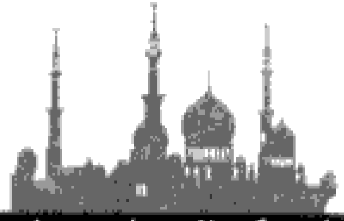
مساجد کے لئے خاص رعایت

جبار کارپٹس

ڈیلر
مون لائٹ کارپٹ
نفر کارپٹ
قمر کارپٹ
وینس کارپٹ
اولمپیا کارپٹ
یونی ٹیکس کارپٹ

پتہ
این آر ایونیو، حیدری پوسٹ آفس بلاک ''جی'' برکات حیدری ناظم آباد
فون: 6646888-6647655 فیکس: 0921-21-5671503
E-mail: jabbarcarpet@cyber.net.pk

جو اپنے پاس آنے والے روپے پیسے یا کھانے پینے کی چیزوں کے بارہ میں یہ سوچنا اور تحقیق کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ یہ جائز ہے یا ناجائز‘ ہوسکتا ہے کہ آگے اس سے بھی زیادہ خراب زمانہ آنے والا ہو (مسند رزین کی اسی حدیث کی روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ اس وقت ان لوگوں کی دعائیں قبول نہ ہوں گی)

حلال وحرام اور جائز و ناجائز میں تمیز نہ کرنا‘ روح ایمانی کی موت ہے‘ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سلسلہ کی تعلیمات و ہدایات نے صحابہ کرام کی زندگیوں اور ان کے دلوں پر کیا اثر ڈالا تھا اس کا اندازہ ان دو واقعات سے کیا جاسکتا ہے۔

صحیح بخاری میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا یہ واقعہ مروی ہے کہ ان کے ایک غلام نے کھانے کی کوئی چیز ان کی خدمت میں پیش کی آپ نے اس میں سے کچھ کھالیا‘ اس کے بعد اس غلام نے بتلایا کہ یہ چیز مجھے اس طرح حاصل ہوئی کہ اسلام کے دور سے پہلے زمانہ جاہلیت میں ایک آدمی کو میں نے اپنے کو کاہن ظاہر کرکے دھوکا دیا تھا اور اس کو کچھ بتلا دیا تھا جیسے کہ کاہن لوگوں کو بتلا دیا کرتے تھے تو آج وہ آدمی ملا اور اس نے مجھے اس کے حساب میں کھانے کی یہ چیز دی‘ حضرت ابوبکرؓ کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو آپ نے حلق میں انگلی ڈال کر قے کی اور جو کچھ پیٹ میں تھا سب نکال دیا۔

اسی طرح امام بیہقی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ کسی شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دودھ پیش کیا آپ نے اس کو قبول فرمالیا اور پی لیا‘ آپ نے اس آدمی سے پوچھا کہ دودھ تم کہاں سے لائے؟ اس نے بتلایا کہ فلاں گھاٹ کے پاس سے میں گزر رہا تھا‘ وہاں زکوۃ کے جانور اونٹنیاں‘ بکریاں وغیرہ تھیں لوگ ان کا دودھ دوہ رہے تھے‘ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو حضرت ابوبکرؓ کی طرح حلق میں انگلی ڈال کے آپ نے بھی قے کردی‘ اور اس دودھ کو اس طرح نکال دیا۔ (مشکوۃ)

ان دونوں واقعات میں ان دونوں بزرگوں نے جو کھایا پیا تھا وہ بلا علمی اور بے خبری میں کھایا پیا تھا اس لئے ہرگز گناہ نہ تھا لیکن حرام غذا کے بارہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ ان حضرات نے سنا تھا اس کی وجہ سے یا اتنے خوف زدہ تھے کہ اس کے پیٹ سے نکال دینے کے بغیر چین نہ آیا‘ بے شک حقیقی تقوی یہی ہے۔

☆☆ ☆☆

قرآن کی فریاد

ماہر القادری مرحوم

طاقوں میں سجایا جاتا ہوں، آنکھوں سے لگایا جاتا ہوں
تعویذ بنایا جاتا ہوں، دھو دھو کے پلایا جاتا ہوں
جزدان حریر و ریشم کے اور پھول ستارے چاندی کے
پھر عطر کی بارش ہوتی ہے، خوشبو میں بسایا جاتا ہوں
جب قول وقسم لینے کے لئے تکرار کی نوبت آتی ہے
تب میری ضرورت پڑتی ہے، ہاتھوں پہ اٹھایا جاتا ہوں
یہ مجھ سے عقیدت کے دعوے، قانون پہ راضی غیروں کے
یوں بھی مجھے رسوا کرتے ہیں، ایسے بھی ستایا جاتا ہوں
دل سوز سے خالی رہتے ہیں آنکھیں ہیں کہ نم ہوتی ہی نہیں
کہنے کو تو ایک اک جلسے میں پڑھ پڑھ کے سنایا جاتا ہوں
نیکی پہ بدی کا غلبہ ہے، سچائی سے بڑھ کے دھوکا ہے
اک بار ہنسایا جاتا ہوں سو بار رلایا جاتا ہوں
کس بزم میں میری یاد نہیں کس عرس میں میری دھوم نہیں
پھر بھی میں اکیلا رہتا ہوں، مجھ سا بھی کوئی مظلوم نہیں

خبروں پر ایک نظر

الطاف حسین کی جانب سے قادیانیوں کی حمایت پر ملک بھر کے علماء کا سخت ردعمل

قادیانیت سے متعلق طے شدہ مسئلہ کو متنازع نہ بنایا جائے، قادیانیوں کو مسلمان سمجھ کر آئین پاکستان سے بغاوت کا ارتکاب نہ کریں: مذہبی رہنماؤں کے بیانات

کراچی/لاہور (اسٹاف رپورٹر/آن لائن) ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین کی جانب سے قادیانیوں کی حمایت پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر، مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا عبدالواحد، عزیز احمد، مولانا عزیز الرحمن ثانی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا سعید احمد جلال پوری نے سخت ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے اپنے مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ قادیانیت سے متعلق طے شدہ مسئلہ کو متنازعہ نہ بنایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی اپنے عقیدہ کی وجہ سے قرآن وسنت، اجماع امت اور پاکستان کے آئین کی رو سے غیر مسلم اقلیت ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جہاں تک دوسرے غیر مسلموں (ہندو، سکھ، عیسائی، یہودی) کا تعلق ہے وہ تمام اپنے آپ کو غیر مسلم مانتے ہیں جبکہ قادیانی ایسی اقلیت ہیں جو اپنے آپ کو مسلمان اور مسلمانوں کو غیر مسلم مانتے ہیں لہٰذا دوسرے غیر مسلموں پر قادیانیوں کو قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ مشترکہ بیان میں رہنماؤں نے کہا کہ قومی اسمبلی نے ۱۳ روز تک قادیانی اور لاہوری گروپ کے سربراہوں کو مکمل دفاع کا موقع دیتے ہوئے کلمہ، نماز پڑھنے بظاہر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی ماننے کے باوجود غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ الطاف حسین قادیانیوں کو مسلمان سمجھ کر آئین پاکستان سے بغاوت کا ارتکاب نہ کریں۔ رہنماؤں نے کہا کہ مسلمان انہیں اپنے عقیدہ ومسلک کے مطابق زندگی گزارنے کا مکمل حق دیتے ہیں، لیکن امت مسلمہ کو کافر قرار دے کر خود کو مسلمان سمجھنے کی کسی صورت میں اجازت نہیں دیں گے۔

(روزنامہ جنگ کراچی، ۱۰ ستمبر ۲۰۰۹ء)

الطاف حسین نے قادیانیوں کی عبادت گاہ کو مسجد کہہ کر آئین کی خلاف ورزی کی: راجہ ظفر الحق

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) پاکستان مسلم لیگ (ن) کے چیئرمین اور موتمر عالم اسلامی کے پاکستان میں نمائندے راجہ ظفر الحق نے کہا کہ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین اگر غیر مسلموں کے لئے کوئی عبادت گاہ بنانا چاہتے ہیں تو یہ ان کی مرضی ہے، لیکن ان پر یہ واضح ہونا چاہئے کہ احمدی، مرزائی، قادیانی ان تمام فرقوں کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اور ۱۹۷۴ء میں ایک متفقہ قرارداد کے ذریعے انہیں غیر مسلم قرار دیا جاچکا ہے۔ الطاف حسین نے قادیانیوں کی عبادت گاہوں کو مسجد کہا لیکن پاکستان کے عدالتی حکم کی روشنی میں قادیانیوں کی عبادت گاہ کو کسی صورت مسجد نہیں کہا جاسکتا۔ یہ آئین اور عدالتی حکم کی خلاف ورزی ہے اور حب رسول کے بھی منافی ہے۔

(روزنامہ امت کراچی، ۱۱ ستمبر ۲۰۰۹ء)

الطاف حسین قادیانیوں کے لئے کس طرح کی مذہبی آزادی چاہتے ہیں؟: مولانا اللہ وسایا

مولانا اللہ وسایا نے اپنے ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ الطاف حسین نے امت کے موقف کی نفی کی ہے اور خود کو امت مسلمہ کے مقابل کھڑا کرلیا ہے۔ حیرت ہوتی ہے کہ وہ علامہ اقبال کا پاکستان مانتے ہیں مگر یہ نہیں جانتے کہ وہ اقبال ہی تھے جنہوں نے سب سے پہلے قادیانیوں کو کافر قرار دیا تھا۔ ان کی یہ رائے ظاہر کرتی ہے کہ معاملہ کچھ اور ہے اور وہ در درون پردہ کسی سازش کا مہرہ بنے ہوئے ہیں۔ الطاف حسین قادیانیوں کے لئے کس طرح کی مذہبی آزادی چاہتے ہیں؟ یہی کہ وہ غلام احمد مرزا ملعون کو نبی قرار دیں، وہ مرزا کے لواحقین کو صحابہ کے برابر قرار دیں، ان کا عقیدہ یہ ہے کہ تمام مسلمان کافر ہیں، کیا ہم یہ مان لیں؟ الطاف حسین شاید تو خود نہیں جانتے کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں، ان کا مطالبہ ہے کہ قادیانیوں کو عیسائیوں اور سکھوں کی طرح مانا جائے، یہی تو ہم کہتے ہیں، جس طرح عیسائی اپنی حیثیت مانتے ہیں، سکھ مانتے ہیں، قادیانی بھی خود کو قادیانی مانیں، مسلمان نہ کہیں، مولانا اللہ وسایا کا مزید کہنا تھا کہ الطاف حسین قرآن کی مخالفت کررہے ہیں، وہ سنت کی توہین کے مرتکب ہوئے ہیں، جس سے غداری کررہے ہیں، قادیانیوں کی حمایت کے بعد ہم ان سے سوال کرتے ہیں کہ وہ اپنا ایمان ثابت کریں، اپنے ایمان کی فکر کریں، قادیانیوں کو تو پوری کائنات مل کر بھی مسلمان ثابت نہیں کرسکتی۔ الطاف حسین کیا چیز ہیں؟ اگر الطاف حسین باز نہ آئے تو ختم نبوت کے پروانے میدان میں آئیں گے۔

(روزنامہ امت کراچی، ۱۱ ستمبر ۲۰۰۹ء)

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM

الطاف حسین قادیانیوں کی وکالت کرکے اپنی آخرت خراب نہ کریں: مجلس تحفظ ختم نبوت

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر، مولانا سعید احمد جلال پوری، مولانا محمد اعجاز، مولانا مفتی خالد محمود اور مولانا قاضی احسان احمد نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ قادیانی اس وقت پوری دنیا میں ذلت ورسوائی کا نشان بن چکے ہیں۔ اب وہ اپنی گرتی ہوئی ساکھ کو بچانے کے لئے دوسروں کے کندھوں پر سواری کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، جس میں وہ کامیاب نہیں ہوں گے۔ مسلمان حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ سے متعلق کل بھی بیدار تھے اور آج بھی بیدار ہیں۔ تمام مسلمان ہر قیمت پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کا تحفظ کریں گے۔ دریں اثنا مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ایک مشترکہ بیان میں کہا کہ قادیانیت سے متعلق طے شدہ مسئلہ کو متنازعہ نہ بنایا جائے۔ تحریک ختم نبوت کے راہنماؤں نے ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین کے انٹرویو پر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مسلمان، قادیانیوں کو ان کے عقیدہ ومسلک کے مطابق زندگی گزارنے کا مکمل حق دیتے ہیں، لیکن امت مسلمہ کو کافر قرار دے کر خود کو مسلمان سمجھنے کی کسی صورت میں اجازت نہیں دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ جہاں تک دوسرے غیر مسلموں (ہندو، سکھ، عیسائی، یہودی) کا تعلق ہے وہ تمام اپنے آپ کو غیر مسلم مانتے ہیں جبکہ قادیانی ایسی اقلیت ہیں جو اپنے آپ کو مسلمان اور مسلمانوں کو غیر مسلم مانتے ہیں لہذا دوسرے غیر مسلموں پر قادیانیوں کو قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ دریں اثنا وفاق المدارس کے صدر مولانا سلیم اللہ خان، جمعیت علمائے اسلام کراچی کے امیر قاری محمد عثمان، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد طلحہ رحمانی، مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی، مولانا محمد اعجاز اور دیگر علمائے کرام نے کہا کہ ۱۹۷۴ء میں پاکستان قومی اسمبلی نے ۱۳ دن تک بحث کی اور متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ الطاف حسین کو مغربی آقاؤں کی خوشنودی کے لئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کی وکالت کرکے اپنی آخرت برباد نہیں کرنی چاہئے۔

(روزنامہ اسلام کراچی، ۱۱ ستمبر ۲۰۰۹ء)

ختم نبوت لائرز فورم لاہور کے وکلاء کے اعزاز میں افطار پارٹی

لاہور (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ختم نبوت لائرز فورم کے وکلاء کے اعزاز میں افطار پارٹی کا اہتمام کیا گیا۔ جس کی صدارت محمد اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ نے کی جبکہ مہمان خصوصی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی تھے۔ افطار ڈنر سے خطاب کرتے ہوئے سپریم کورٹ کے سینئر وکیل جناب محمد اسماعیل قریشی نے کہا کہ سانحہ گوجرہ کی آڑ میں گستاخ رسول ایکٹ کو ختم کرنے کی کسی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ غیر ملکی پیسے پر چلنے والی این جی اوز، لادین قوتیں، سیکولر سیاستدان اس قسم کے شوشے چھوڑ کر اپنی نوکری پکی کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ انشاء اللہ العزیز ان کی کوششیں رائیگاں جائیں گے۔ معروف قانون دان سردار احمد خان نے ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین کے انٹرویو پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ الطاف حسین قادیانی عقائد سے ناواقف ہونے کی وجہ سے انہیں مسلمانوں میں شامل کر رہے ہیں جبکہ قادیانیوں کے خلاف پاکستان قومی اسمبلی، ہائی کورٹس، وفاقی شرعی عدالت، سپریم کورٹس کے فیصلوں نے قادیانیت کا کفر طشت از بام کر دیا ہے۔ وکیل ختم نبوت غلام مصطفی چوہدری نے کہا کہ پاکستان نیشنل اسمبلی نے ۱۹۷۴ء میں ۱۳ دن تک قادیانیوں کا موقف سننے کے بعد ایک آئینی ترمیم کے ذریعہ قادیانیوں کو متفقہ طور پر کافر قرار دیا باوجودیکہ وہ کلمہ پڑھتے ہیں، قرآن پڑھتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں لیکن کلمہ میں محمد رسول اللہ سے مراد مرزا قادیانی لیتے ہیں، جسے کسی صورت میں برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ قاری محمد عمران ایڈووکیٹ نے کہا کہ الطاف حسین سیاستدان ہیں مفتی نہیں، لہذا انہیں فتویٰ نہیں دینا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ الطاف اپنے مغربی آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے متفقہ اور طے شدہ امور کو متنازعہ نہ بنائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اپنے پاس ناموس ختم نبوت لائرز فورم کے وکلاء کو عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ پر خراج تحسین پیش کیا۔ مجلس کے راہنما مولانا عزیز الرحمن ثانی نے وکلاء کا شکریہ ادا کیا۔ افطار ڈنر میں محمد متین خالد، نوید شاہین، منظور احمد، بلال، محمد سلطان ایڈووکیٹس نے شرکت کی۔ عامر رشید، محمد ذیشان، عمران ساقی، عبداللطیف تونسوی سمیت جماعتی احباب بھی شریک ہوئے۔

الطاف حسین نازک شرعی معاملات پر لب کشائی سے گریز کریں: فضل کریم

پاکستان کی اسمبلی نے بھی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے: جماعت اسلامی

قادیانیوں کو تبلیغ کی اجازت کی بات مسلم امہ کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے کے مترادف ہے: اے این پی

کراچی (نمائندہ خصوصی) جماعت اسلامی کے ترجمان نے قادیانیوں کے حوالے سے ایم کیو ایم کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ قادیانی اپنے عقیدہ ختم نبوت کی وجہ سے قرآن و سنت، اجماع امت اور آئین پاکستان کی رو سے غیر مسلم ہیں۔ ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے۔ ترجمان نے کہا کہ الطاف حسین بھی قادیانیوں کے سربراہ کے انتقال پر تعزیت کرتے ہیں، آخر الطاف حسین کھل کر کیوں اعلان نہیں کرتے کہ وہ کس مذہب اور مسلک کے پیروکار ہیں۔ کوئی بھی مسلمان جو قادیانیوں کے عقیدے بالخصوص عقیدہ ختم نبوت سے واقف ہو اس طرح قادیانیوں کی حمایت نہیں کرسکتا، جس طرح الطاف حسین کررہے ہیں۔ مرکزی جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ رکن قومی اسمبلی صاحبزادہ فضل کریم نے کہا کہ پوری ملت اسلامیہ کا متفقہ فیصلہ ہے کہ قادیانی غیر مسلم ہیں۔ متحدہ قومی موومنٹ کے قائد الطاف حسین نازک شرعی معاملات پر لب کشائی سے گریز کریں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے لندن سے مرکزی میڈیا کو آر ڈیٹیز جمیل احمد درانی سے فون پر گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ صاحبزادہ فضل کریم نے الطاف حسین کے مقامی چینل کو دیئے گئے انٹرویو پر شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ الطاف حسین نے یہ کہہ کر کہ احمدی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی اور قرآن کریم کو آخری کتاب سمجھتے ہیں، پوری ملت اسلامیہ کے جذبات کو مجروح کیا ہے جبکہ انہیں علم ہونا چاہئے کہ آئین پاکستان کی رو سے قادیانی اپنی عبادت گاہ کو مسجد کا درجہ نہیں دے سکتے۔ صاحبزادہ فضل کریم نے کہا کہ مرکزی جمعیت علماء پاکستان آج ملک بھر میں یوم احتجاج منائے گی۔ عوامی نیشنل پارٹی سندھ کے ترجمان نے باچا خان مرکز سے جاری اپنے ایک بیان میں قادیانیوں کو تبلیغ کی اجازت اور مسلم امہ کے دینی جذبات کو ٹھیس پہنچانے کے بیان پر اپنے شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کے متفقہ آئین کے مطابق اسلام غیر مسلموں کو تحفظ دینے، ان کی عبادت گاہوں کی حفاظت کرنے اور ان کے مذہبی عبادات و تہواروں کو منانے کی مکمل آزادی دیتا ہے اور اسلام غیر مسلموں کے خداؤں کی توہین و برا بھلا کہنے سے سختی سے منع کرتا ہے، لیکن نہ تو اسلام میں کہیں ایسا ہے اور نہ ہی پاکستان کا آئین اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ قادیانیت کے فتنے کی تبلیغ کی کھلے عام اجازت دی جائے۔

(روزنامہ نوائے وقت، کراچی ۱۱/ستمبر ۲۰۰۹ء)

احمدی عبادت گاہ کو مسجد قرار دینے والے اسلام سے خارج ہیں: جے یو پی

قادیانیوں کے ایجنٹ اب عوام کو مزید بیوقوف نہیں بنا سکتے: صاحبزادہ ابوالخیر زبیر

حیدرآباد (ایجنسیاں) جمعیت علمائے پاکستان کا اعلیٰ سطحی اجلاس ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر صدر جمعیت علمائے پاکستان کی زیر صدارت ہوا، جس میں قادیانیوں سے متعلق الطاف حسین کے بیان پر شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا گیا کہ متحدہ قائد، قادیانیوں کو مسلمان کہہ کر آئین پاکستان سے بغاوت کا ارتکاب کررہے ہیں۔ قادیانی قرآن وحدیث اور دستور پاکستان کی رو سے غیر مسلم اقلیت ہیں، ان کی عبادت گاہ کو مساجد قرار دے کر اس کی تعمیر کا اعلان کرنے والے خود بھی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کے غم میں دبلے ہونے والے اپنی آخرت کی فکر کریں، محض ختم نبوت پر ایمان رکھنے کے بیان سے کام نہیں چلے گا، اب بھی وقت ہے کہ وہ قادیانیوں کے ساتھ اپنی ہمدردیوں پر اللہ کے حضور توبہ کرلیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی پاکستان کی سالمیت کے لئے خطرہ ہیں جو پاکستان میں مذہبی دہشت گردی کرکے اسے غیر مستحکم کرنے کے منصوبے پر عمل پیرا ہیں۔ قادیانیوں کے ایجنٹ بے نقاب ہوچکے ہیں۔ اب وہ عوام کی آنکھوں میں دھول نہیں جھونک سکتے۔ اجلاس میں ڈاکٹر محمد یونس دانش، قاری عبدالرشید اعوان، محمد حسین قریشی، حاجی معین الدین شیخ، قاری نیاز احمد نقشبندی، صوفی عبدالکریم، صاحبزادہ محمود احمد قادری، ناظم علی آرائیں، انوارالحق، محمد ابراہیم شیخ، شاکر رضا، کرامت راجپوت اور غلام حسین آرائیں نے شرکت کی۔ (روزنامہ امت کراچی، ۱۱ستمبر ۲۰۰۹ء)

ملفوظات عارف باللہ حضرت مولانا قاری **امیر حسن** صاحب دامت برکاتہم

خلیفہ مجاز شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ

کلمات صدق و عدل

باادب بانصیب' بےادب بےنصیب:

فرمایا کہ ہمارے استاذ پنجاب کے علاقہ کے رہنے والے تھے' سہارنپور کے مدرس تھے' وہ کہا کرتے تھے کہ طالب علم جب ابتدائی کتابیں پڑھتا ہے تو سمجھتا ہے کہ ہم استاذ سے چھوٹے ہیں' جب درمیانی کتابیں پڑھتا ہے تو سمجھتا ہے کہ میں استاذ کے برابر ہوگیا اور جب دورۂ حدیث شریف میں پہنچتا ہے تو سمجھتا ہے کہ میں استاذ سے بھی بڑھ گیا۔ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ دارالحدیث مثل عرفات کے میدان کے ہے' جیسے عرفات کے میدان میں اگر کوئی سوتا ہوا بھی گزر جائے تو حاجی ہوجاتا ہے' اسی طرح دورہ میں سال گزار لیا تو بس مولوی ہوگیا' چاہے ایک سطر عبارت صحیح پڑھ سکے ہوں یا نہیں' اس لئے استادوں کا' مرشد کا اور ماں باپ کا بہت ادب چاہئے:

"باادب بانصیب' بےادب بےنصیب"

مولانا رومیؒ نے بھی فرمایا ہے:

ادب تاجیست از لطف الٰہی

بنہ برسر برو ہر جا کہ خواہی

ترجمہ: ادب ایک تاج ہے' جو اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے عطا ہوتا ہے' اس تاج کو سر پر رکھ کر جہاں چاہے چلا جا یعنی ادب ہو تو ہر جگہ قدر ومنزلت ہے۔

چنانچہ حضرت حکیم الامت قدس سرہٗ جب میرٹھ تشریف لے گئے' جن استاذ سے قرآن شریف پڑھا تھا' ان کے پاس تشریف لے گئے اور ان کے جوتے اٹھالئے' ان کے استاذ نے منع فرمایا کہ یہ آپ کیا کررہے ہیں؟ حکیم الامت اس وقت مشہور ہوچکے تھے۔ آپؒ نے فرمایا کہ آپ ہی کی برکت سے یہاں تک پہنچا ہوں۔

ہونہار کی علامت کا ابتداء سے ظہور:

ضبط وتحریر: مولانا احمد علی

فرمایا کہ میں کہا کرتا ہوں کہ پوربی زبان میں ایک مثل ہے: "ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات" جس طرح نئے درخت کو لگاؤ تو اس سے دیکھ کر معلوم ہوجاتا ہے کہ یہ درخت پھلنے پھولنے والا ہے' اس لئے کہ اس کے پتے ہرے بھرے نظر آرہے ہیں' اسی طرح یہ بھی معلوم ہوجاتا ہے کہ یہ درخت سوکھنے والا ہے' اس لئے کہ اس کے پتے ہرے بھرے چکنے نہیں نظر آتے ہیں' اسی طرح جو طالب علم کچھ ہونے والا ہوتا ہے شروع ہی سے اس کے حالات ویسے ہی ہوتے ہیں۔

نظم میں برکت ہے:

اللہ تبارک وتعالیٰ کا جن لوگوں پر خاص فضل ہوتا ہے' ان کو تحفظ اوقات کی توفیق ملتی ہے۔ نظم میں بہت برکت ہے' اسلام نے ہر چیز کا نظم رکھا ہے' ہمارے استاذ' مظاہر علوم کے ناظم مولانا عبداللطیف صاحبؒ فرمایا کرتے تھے کہ وقت کی مثال ربڑ کی طرح ہے' کھینچو تو ایک بالشت ورنہ ایک انگل ہوجاتا ہے۔ ایسے ہی جو لوگ اوقات کی قدر کرتے ہیں وہ تھوڑے وقت میں بہت سا کام کرلیتے ہیں' یہی چوبیس گھنٹے کا وقت ایک بادشاہ کے لئے ہے' یہی چوبیس گھنٹے کا وقت ایک فقیر کے لئے ہے' شیر شاہ سوری اپنی حکومت میں تین بجے رات کو اٹھتا' غسل کرتا' تہجد پڑھتا' پھر دن بھر کے کاموں کا نظام بناتا' پھر اسی کے موافق عمل کرتا' فجر کی نماز جماعت سے پڑھتا' کتنا ترقی کیا' پشاور سے لے کر بنگال تک سڑک نکالا۔

علم یکسوئی چاہتا ہے:

علم برکت یکسوئی سے آتا ہے' یکسوئی سے علم میں لگنا چاہئے' حمیدی جو بہت بڑے محدث ہیں اور

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار' میٹھادر کراچی
فون: 2545573

شاعر بھی ہیں ان کا عربی کا شعر ہے:

لقاء الناس لیس یفید شیئا
سوی الهذیان من قیل و قال
فاقلل من لقاء الناس الا
لاخذ العلم او اصلاح حال

ترجمہ: ''لوگوں سے ملاقات میں کوئی فائدہ نہیں ہے' سوائے قیل و قال اور بکواس کے' لوگوں سے ملاقات کو کم کرو' سوائے اس شخص سے جس سے علم حاصل کرتا ہے یا اپنی اصلاح کرتا ہے۔''

کار خود کن کار بیگانہ مکن
بر زمین دیگراں خانہ مکن

ترجمہ: ''اپنے کام سے کام رکھنا چاہئے' اپنے فکر میں انسان لگے ورنہ انسان کسی کی غیبت میں' کسی کی بدگمانی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔''

اس کو ہمارے استاذ مولانا اسعد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے:

کیجئے ہرگز نہ سنئے دوسروں کا تذکرہ
سب سے بہتر ہے یہی بہتان وغیبت کا علاج

ایک ہفتہ تک نہیں سوئے:

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ ایک ہفتہ تک بالکل نہیں سوئے۔ ڈاک کی کثرت' کتابوں کا مطالعہ' بڑی مصروفیت رہتی تھی۔ دیوبند تشریف لے گئے تو شیخ الادب والفقہ مولانا اعزاز علی صاحب نور اللہ مرقدہٗ سے تذکرہ فرمایا تو انہوں نے فرمایا کہ جب میں کنز کا حاشیہ لکھ رہا تھا تو دو سال تک رات میں نہیں لیٹا' بزرگوں نے کیسی مشقتیں اٹھائی ہیں تب تو جا کر بنے۔ ہمارے قویٰ چونکہ ویسے نہیں رہے' اس لئے ہم لوگوں کو بزرگوں کی نقل بلا پوچھے نہیں کرنا چاہئے' لیکن جتنا ہم کر سکتے ہیں اتنا بھی نہیں کرتے' مطالبہ اتنا ہی ہے جتنا کر سکتے ہیں۔

علم مجاہدہ چاہتا ہے:

میرے بخارا کے ساتھی تھے' سہارنپور پڑھنے کے لئے آئے تھے' دس سال رہے' مسجد میں رہا کرتے تھے' ان کے پاس صرف پیالہ تھا اور کتابیں تھیں' کھانے کا وقت ہوا' جا کر کھالیا' باقی وقت تعلیم میں مصروف رہتے' جہاں اور لوگ نمبر اول آئے ہیں وہ بھی نمبر اول آئے' حالانکہ کوئی ذہین نہیں تھے' دس سال بعد وطن واپس گئے' حافظ بھی ہو گئے' قاری بھی ہو گئے' عالم بھی ہو گئے۔

حصول علم میں ناغہ نقصان دہ ہے:

علم کا معاملہ بہت عجیب ہے' ایک دن ناغہ کر کے دوسرے دن پڑھے تو عجیب معلوم ہوتا ہے' جب ہی تو حضرت حافظ عبدالعزیز صاحبؒ فرمایا کرتے تھے' ایک دن بھی قرآن شریف کی تلاوت ناغہ ہو جاتی ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی نئی چیز زبان سے نکال رہے ہیں۔ بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ سال بھر تلاوت نہیں کرتے پھر سنا دیتے ہیں تو بہت کمال سمجھتے ہیں' حالانکہ ایسا نہیں کرنا چاہئے بلکہ تین پارے تلاوت کا معمول رکھنا چاہئے۔

علمی مجاہدہ پر ایک واقعہ:

ویسے تو کسی کتاب کا ناغہ نہیں کرنا چاہئے خاص طور سے دورہ اور مشکوٰۃ شریف والے طلباً کو تو بہت احتیاط برتنا چاہئے اگر وہی سبق امتحان میں آ گیا تو کیا کرو گے۔ دارالعلوم میں پہلے یہ قاعدہ تھا کہ جو طالب علم سال بھر میں ایک دن بھی چھٹی نہیں لیتا تھا اس کو انعام ملتا تھا' مجھے تو بہت حیرت ہوئی ایک طالب علم کے بارے میں جو علی گڑھ میں انجینئرنگ پڑھتا تھا' بارہ بجے رات تک پڑھتا تھا' پھر صف اولیٰ کی پابندی بھی کرتا ہے' سارے مضامین پر محنت کرتا ہے' لوگ ایک ایک لاکھ اسی اسی ہزار روپیہ دے کر داخلہ لیتے ہیں وہ اپنی محنت سے داخل ہوا' میں تو حیرت میں پڑ گیا' طالب علم دین کو عبرت لینی چاہئے' آج ایسی حالت ہے کہ عالم ہو گئے ہیں ایک سطر کی عبارت دے دو' تو حل کر نہیں پاتے' بہت افسوس کی بات ہے۔

طلباً کو ایک اہم نصیحت:

فرمایا کہ ''العلم صید والکتابة قید'' (علم مثل شکار کے ہے) جس طرح کسی پرندہ کو پنجرے میں بند رکھو تو وہ رہے گا اور دروازہ کھول دو تو چلا جائے گا۔ یہی حال علم کا ہے' اگر اس کو لکھ لو تو باقی رہے گا ورنہ بھول بھی سکتا ہے' میری عادت یہی ہے کہ جب کسی کتاب میں یا کسی خاص جگہ کوئی خاص مضمون لکھا دیکھتا تو فوراً اس کو نقل کر لیتا کہ شاید پھر کہیں یہ چیز نہ ملے' چنانچہ حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ ہر وقت جیب میں کاغذ پنسل رکھتے تھے جس وقت کوئی بات یاد آئی فوراً لکھ لی' اس سے بات محفوظ ہو جاتی اور دماغ کا بوجھ ہلکا ہو جاتا۔

معلم کے لئے اصلاح ضروری ہے:

فرمایا پہلے زمانہ میں یہ تھا کہ جب تک معلم اپنی اصلاح نہ کرائے استاد نہ بنے لیکن پھر بعد کے بزرگوں نے فرمایا کہ اگر اصلاح ہی میں بیس سال لگ جائیں گے تو معلمی کیا کرے گا؟ اس لئے پڑھاتا بھی رہے اور اصلاح بھی کراتا رہے۔

حافظ ہونا بے مثل نعمت ہے:

حافظ ہونا سونے کے مثل ہے' سونا ہر ملک میں چلتا ہے خواہ امریکہ ہو' افریقہ ہو' لندن ہو لیکن

روپیہ ہر جگہ نہیں چلتا۔ ہندوستانی روپیہ صرف ممبائی تک چلتا ہے' اس کے آگے امریکی ڈالر وغیرہ چلتا ہے۔ ایسے ہی حافظ مثل سونے کے ہے' ہر جگہ کامیاب رہتا ہے بشرطیکہ عامل ہو' کرایہ دار حافظ نہ ہو' بعض علاقوں میں کرایہ دار حافظ چلا کرتے ہیں' کوئی ایک ہزار کا ہے' کوئی پانچ سو کا ہے رمضان میں تراویح سنانے کے لئے فرمایا کہ کسی باعمل حافظ کے بارے میں نہیں سنا کہ رکشا چلاتا ہو، ہوٹل پر کام کرتا ہو۔

کتابوں کا ادب:

فرمایا کہ کتابوں میں لکھا ہے کہ پہلے زمانہ کے لوگ کاغذ بے وضو نہیں چھوتے تھے' ہم طلبا سے کہتے ہیں کہ بھائی کم ازکم کتابوں کی توعزت کرو' ادھر ادھر نہ ڈالو' آج کل طلبا حدیث اور فقہ کی کتابیں پڑھتے ہیں اور جہاں جگہ پاتے ہیں وہیں ڈال دیتے ہیں' جس کے اثرات بھی ظاہر ہوتے ہیں' علم میں بے برکتی ہوتی ہے۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے پورے سال بھی بغیر وضو کے کوئی حدیث پڑھائی ہی نہیں' منجانب اللہ توفیق بھی تھی کہ کوئی عذر نہ تھا' بعضوں کو تو عذر ہوتا ہے۔

جہاں تھے وہیں ہیں:

فرمایا کہ شاہ وصی اللہ صاحبؒ کا جب حج کا سفر ہوا تھا تو وہاں پر ایک مصری عالم کی ملاقات ہوئی' انہوں نے فرمایا کہ بھائی آپ لوگوں نے کتنی دین کی باتیں سنیں؟ آج کتابوں کی بھی کمی نہیں ہے' رسالوں کی بھی کمی نہیں' مواعظ کی بھی کمی نہیں' مدارس کی کمی نہیں' لیکن پھر بھی ہم اپنی حالت دیکھیں' جہاں تھے وہیں ہیں۔ وجہ کیا ہے؟ وجہ یہ ہے کہ دین کی روح ہی نہیں' اور دین کی روح کیا ہے؟ قلب میں فکر کا پیدا ہونا۔

سر میں درد تو ہوا کرے:

فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت شیخؒ کے پاس حضرت مولانا عبدالقادر صاحب رائے پوریؒ تشریف لائے تو حضرت شیخؒ نے فرمایا کہ میرے سر میں درد ہو رہا ہے' ابھی آ رہا ہوں اور جا کر دو سطر لکھ کر چلے آئے' تو حضرت رائے پوریؒ نے فرمایا کہ بھائی! سر میں درد تو ہوا کرے ہے' آپ میری وجہ سے معمولات ترک نہ کریں' جہاں حضرت شیخؒ مطالعہ کیا کرتے تھے' وہاں پر ایک دری بچھی تھی' جس پر آپ بیٹھتے تھے۔ تیس سال تک وہ دری وہاں سے اٹھی ہی نہیں۔ موقع نہیں ملتا' بجلی کا پنکھا بھی نہیں تھا' پسینہ سے کئی کئی لنگیاں تر ہو جاتی تھیں۔

☆☆ ☆☆

اھل خیر کے دست سخا کی منتظر!

جامعہ نعمت الرحیم حسین آگاہی، ملتان

جو اللہ تعالیٰ کے منتخب اور محبوب بندے حضرت شیخ القراء مولانا قاری رحیم بخش پانی پتی رحمہ اللہ کی یادگار ہے۔

یہ ادارہ جس عمارت میں قائم ہے اس کی خستگی اور بوسیدگی تعمیر جدید کا تقاضا کرتی ہے

اور کسی دستِ سخا کی منتظر ہے، پہلی منزل کا تخمینہ لاگت پندرہ لاکھ (15,00,000) روپے ہے

کہاں ہیں وہ نیک بخت! جو خیرات، عطیات، صدقات اور زکوٰۃ کی صورت میں قرآن مجید کی تعلیم و اشاعت میں زیادہ سے زیادہ مالی تعاون کر کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مقدس جماعت کی پیروی اور ان سے نسبت کا شرف حاصل کریں اور اپنے ہر مالی تعاون پر کثیر اجر و ثواب پائیں۔

امید ہی نہیں یقین ہے کہ آپ بحیثیت مسلمان و صاحب ایمان، اس سعادت عظمیٰ کے حصول کی خواہش رکھتے ہوں گے۔ زندگی کے لمحات کو غنیمت سمجھیں اور خیرات، صدقات و زکوٰۃ کی صورت میں مالی تعاون کے لئے جلد از جلد رابطہ فرمائیں اور اللہ تعالیٰ سے اس ادارے سمیت تمام دینی اداروں کے منتظمین، متعلقین، مدرسین و معاونین کے لئے استقامت و قبولیت کی دعا فرماتے رہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزا

ترسیل زر کا پتہ: قاری عبدالرحمن رحیمی، مہتمم جامعہ نعمت الرحیم، عقب رحیم سینٹر حسین آگاہی، ملتان

اکاؤنٹ نمبر 212462 نیشنل بینک سٹی برانچ چوک حسین آگاہی، ملتان۔ فون: 061-454703، سیل: 0334-9637915

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO
WWW.LAULAK.INFO
Please register!
Visual Watermark

سلام زندہ باد

فرما گئے یہ ہادیِ لا نبی بعدی

تاجدارِ ختمِ نبوت زندہ باد

زیرِ صدارت

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ **خان محمد** صاحب قطب الاقطاب مخدوم المشائخ دامت برکاتہم امیر مرکزیہ

مہمانِ خصوصی

استاذ المحدثین حضرت مولانا ڈاکٹر **عبدالرزاق اسکندر** صاحب دامت برکاتہم نائب امیر مرکزیہ

28 ویں دو روزہ سالانہ عظیم الشان

ختمِ نبوت کانفرنس

بمقام مسلم کالونی چناب نگر

بتاریخ **15 - 16** اکتوبر 2009 جمعرات جمعۃ المبارک

عنوانات

توحیدِ باری تعالیٰ | سیرتِ خاتم الانبیاء | مسئلہ ختمِ نبوۃ

حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام | عظمتِ صحابہؓ و اہلِ بیت | اتحادِ اُمت

اور ردِّ قادیانیت جیسے اہم موضوعات پر علماء، مشائخ قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے۔ اہلِ اسلام سے شرکت کی درخواست ہے

شعبہ نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت چناب نگر ضلع چنیوٹ

ملتان: 061-4514122
چناب نگر: 047-6212611

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO
Please register!
Visual Watermark